https://dailybalochistanobserverquetta.com.pk/
باقاعدہ تصدیق شدہ اشاعت | ABC Certified | کوئٹہ سے شائع ہونیوالا بلوچستان کا کثیرالاشاعت روزنامہ
روزنامہ Daily BALOCHISTAN OBSERVER Quetta
بلوچستان آبزرور کوئٹہ
چیف ایڈیٹر نثار احمد
جلد 19 | پیر 5 اکتوبر 2026ء | 20 ربیع ثانی 1448ھ | قیمت 5 روپے | شمارہ 171
dailybalochistanobserver@gmail.com

حکومت اور اپوزیشن کے درمیان جاری مذاکرات بغیر کسی نتیجے کے ختم

لانگ مارچ ہمارا حق ہے، سب سے کہوں گا کہ لانگ مارچ کو نہ روکیں، بیرسٹر گوہر، حکومت سے مذاکرات میں عمران خان سے ملاقات کا معاملہ حل نہیں ہوسکا، علامہ ناصر عباس

کے پی حکومت دہشت گردی کیخلاف آپریشن میں فورسز کا ساتھ دینے اور کردار ادا کرنے پر یقین دہانی سے انکاری ہے، رانا ثناء اللہ، دہشتگردی پر کوئی سمجھوتہ نہیں کرسکتے، شیری رحمٰن کی میڈیا سے گفتگو

اسلام آباد (این این آئی) حکومت اور اپوزیشن کے درمیان جاری مذاکرات بغیر کسی نتیجے کے ختم ہو گئے جس کے بعد مذاکراتی کمیٹی کے ارکان اسپیکر چیمبر سے چلے گئے۔ مذاکرات کے بعد حکومتی وفد نے میڈیا سے گفتگو کی، مشیر وزیراعظم اور حکومتی مذاکرات وفد میں شامل رانا ثناء اللہ نے کہا کہ صوبائی حکومت دہشت گردی کے خلاف جنگ میں کردار ادا کرنے کو تیار نہیں، صوبائی حکومت دہشتگردی کے حوالے سے اپنی آئینی ذمہ داری ادا کرے ... آپریشن ... پر یقین دہانی سے انکاری ہے، رانا ثناء اللہ ... کے وفد ... جنگ میں اپنا کردار (بقیہ 7 صفحہ 3 پر)

وفاقی وزیر داخلہ محسن نقوی پریس کانفرنس کا خطاب کر رہے ہیں

معیاری تعلیم اور نوجوانوں کیلئے مواقع میں اضافے کیلئے شعبہ تدریس کو مضبوط بنانا ناگزیر ہے، صدر، وزیراعظم

اسلام آباد (این این آئی) صدر مملکت آصف علی زرداری اور وزیراعظم شہباز شریف نے کہا ہے کہ معیاری تعلیم اور (بقیہ 4 صفحہ 3 پر)

دہشت گردوں کے ناپاک عزائم کو ہرگز کامیاب نہیں ہونے دیں گے، صدر / وزیراعظم

دہشت گردی کے خلاف جنگ میں پوری قوم سیکیورٹی فورسز کے شانہ بشانہ کھڑی ہے

اسلام آباد (این این آئی) صدر مملکت آصف علی زرداری اور وزیراعظم شہباز شریف نے ڈیرہ اسماعیل خان میں فتنہ الخوارج کے 8 دہشت گردوں کو انٹیلی جنس (بقیہ 2 صفحہ 3 پر)

7 شرائط پوری ہونے تک آبنائے ہرمز نہیں کھلے گی، قالیباف

تہران (این این آئی) ایران نے واضح کیا ہے کہ امریکا کے ساتھ طے پانے والے جون کے عبوری معاہدے کی سات (بقیہ 5 صفحہ 3 پر)

خیبر پختونخوا میں دہشت گردی بانی پی ٹی آئی لے کر آئے، خواجہ آصف

جن معصوم شہدا کی بات کی جا رہی ہے، ان کی ملکیت لینے سے بھی انکار کیا جا رہا ہے، وزیر دفاع

اسلام آباد (این این آئی) وزیر دفاع خواجہ آصف نے کہا ہے کہ خیبر پختونخوا میں دہشت گردی بانی پی ٹی آئی لے کر آئے اور وہ انہیں صوبے میں بسانے کے سب سے بڑے (بقیہ 3 صفحہ 3 پر)

بچی تعلیم اداروں کیلئے مختص گرانٹ کو دوبارہ بحال کرنے کیلئے بھرپور کردار ادا کروں گا، جعفر مندوخیل

دنیا کے ہر مہذب معاشرے میں استاد کو عزت و احترام کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ استاد کسی بھی قوم کا محسن ہوتا ہے، ماں کی گود بچے کیلئے اولین تعلیمی درسگاہ ہے

گورنر بلوچستان کا خواتین اساتذہ کی خدمات کو خصوصی طور پر خراجِ تحسین، اعلیٰ کارکردگی کا مظاہرہ کرنے والی ٹیچرز میں میں ایوارڈز تقسیم

کوئٹہ (خ ن) گورنر بلوچستان جعفر خان مندوخیل نے کہا کہ اگرچہ آج چھٹی کا دن تھا لیکن ورلڈ ٹیچرز ڈے اور ہزارہ کمیونٹی کے ساتھ اظہارِ یکجہتی کی خاطر میں نے اس پروگرام میں شرکت کو اپنی چھٹی سے زیادہ اہم سمجھا۔ اساتذہ کرام کی عظمت اور کردار کو بیان کرتے وقت الفاظ کم پڑ جاتے ہیں۔ خواتین ٹیچرز بچوں کی فطرت اور تعلیمی ضرورت کو بہتر طور پر سمجھتی ہیں۔ حکومت سرکاری تعلیمی اداروں پر کروڑوں روپے خرچ (بقیہ 1 صفحہ 3 پر)

ملک بھر میں جیٹ فیول 9 روپے 5 پیسے، مٹی کا تیل 7 روپے 68 پیسے فی لیٹر مہنگا

جیٹ فیول 9 روپے 5 پیسے، مٹی کا تیل 7 روپے 68 پیسے فی لیٹر مہنگا ہو گیا ہے، رپورٹ

اسلام آباد (این این آئی) ملک میں جیٹ فیول کی قیمتوں میں ایک بار پھر اضافہ ہو گیا ہے، جیٹ فیول 9 روپے 5 پیسے فی لیٹر مہنگا ہو کر ... روپے 52 پیسے فی لیٹر ... 329 روپے 54 پیسے فی لیٹر مقرر کر دی گئی ... 7 روپے 68 پیسے ... 355 ... جاری اعلامیہ کے (بقیہ 10 صفحہ 3 پر)

انتشار اور فساد پھیلا کر دشمن کا ایجنڈا پورا کیا جا رہا ہے، احسن اقبال

پی ٹی آئی کی کوئی ملک دشمن عناصر کا آلہ کار بن رہی ہے۔ سڑکیں بند کر کے معیشت کو نقصان پہنچایا جا رہا ہے، وفاقی وزیر

نارووال (این این آئی) وفاقی وزیر منصوبہ بندی احسن اقبال نے کہا ہے کہ پاکستان کے دشمن ... اسلام آباد میں انتشار کا حکم ... احسن اقبال نے کہا کہ ... انتشار اور فساد پھیلا کر دشمن کا ایجنڈا پورا کیا جا رہا ہے ... (بقیہ 11 صفحہ 3 پر)

دنیا کی بہترین جامعات بلوچستان کے نوجوانوں کا مقدر بنیں گی، سرفراز بگٹی

حکومت کا مقصد بلوچستان کے نوجوانوں کو دنیا کی ممتاز جامعات تک پہنچا کر علم و تحقیق کے عالمی نقشے پر انہیں نمایاں مقام دلانا ہے

بلوچستان کا مستقبل بندوق تھام کر پہاڑوں میں چھپنے والے نہیں بلکہ کتاب تھام کر دنیا کی ممتاز جامعات میں علم و تحقیق کے میدان میں اپنی صلاحیتوں کا لوہا منوانے والے نوجوان ہیں، وزیراعلیٰ بلوچستان

کوئٹہ (این این آئی) حکومت بلوچستان نے ایجوکیشن انڈومنٹ فنڈ کے تحت دنیا بھر کی 100 سے زائد ممتاز جامعات میں پی ایچ ڈی اسکالرشپس ... پروگرام کیلئے رواں سال امیدواروں سے درخواستیں طلب کر لی ہیں۔ پروگرام کے تحت ... معروف جامعات میں اعلیٰ تعلیم اور تحقیق کے مواقع ... باصلاحیت امیدواروں کو ... [illegible] ... (بقیہ 9 صفحہ 3 پر)

محمود اچکزئی اور سہیل آفریدی مذاکرات کی ناکامی کا سبب بنے، اندرونی کہانی

اسلام آباد (این این آئی) حکومت اور اپوزیشن کے درمیان مذاکرات کی ناکامی کی اندرونی کہانی سامنے آگئی، لانگ مارچ ملتوی کرنے ... دہشت گردی پر معاہدہ ... ذرائع کے مطابق اپوزیشن اراکین ... کی وجہ سے بار ڈیڈ لاک آیا

کوئٹہ، گورنر بلوچستان جعفر خان مندوخیل ورلڈ ٹیچرز ڈے کی مناسبت سے ہزارہ ٹاؤن میں اساتذہ سے خطاب کر رہے ہیں

تحریک انصاف کا لانگ مارچ صوابی تک، پہلا مرحلہ شروع، اسلام آباد کا پلان نہیں دیا گیا

رات چارسدہ انٹرچینج کے قریب قیام ہوگا۔ جمعرات 8 اکتوبر کو دوپہر ساڑھے 12 بجے چارسدہ انٹرچینج سے روانگی ہوگی

ممکنہ لانگ مارچ کیلئے سیکورٹی انتظامات مکمل کر لیے گئے ہیں۔ جس ضلع میں قافلہ جائے گا وہاں ایس او پیز کے تحت سیکورٹی آرڈر جاری ہوگا، پولیس

پشاور (این این آئی) پاکستان تحریک انصاف کے لانگ مارچ کا پہلا حصہ شروع ... قیادت ... شروع ... وزیر اعلیٰ سہیل آفریدی ... لانگ مارچ ... (بقیہ 8 صفحہ 3 پر)

حکومت مذاکرات کی ناکامی کی ذمہ داری اپوزیشن پر عائد نہ کرے، تحریک انصاف

کے پی میں مشاورت پر مبنی سیکیورٹی حکمت عملی کیوں قبول نہ کی؟، اعلامیہ

اسلام آباد (این این آئی) پاکستان تحریک انصاف نے کہا ہے کہ حکومت مذاکرات کی ناکامی کی ذمہ داری اپوزیشن پر عائد نہ کرے اور یہ بتائے عمران خان تک فوری (بقیہ 12 صفحہ 3 پر)

یمن میں حوثیوں کے ... 700 ...

صنعا (این این آئی) ... (بقیہ 16 صفحہ 3 پر)

آبنائے ہرمز پر امریکی جواب زیر غور، حتمی موقف سفارتی چینلز سے دیا جائے گا، کاظم غریب آبادی

تہران (این این آئی) ... ایران اس مرحلے پر امریکی مؤقف کا جائزہ لے رہا ہے ... (بقیہ 14 صفحہ 3 پر)

حکومت کسی کو بھی ملک میں امن و امان خراب کرنے کی اجازت نہیں دے گی، عطا تارڑ

پی ٹی آئی کو اپنی پالیسی کے بارے میں واضح فیصلہ کرنا ہوگا کہ وہ پاکستان کے ساتھ یا افغانستان کے ساتھ کھڑی ہے

یہ لوگ اپنی دوغلی پالیسی ترک کرنے کو تیار نہیں، حکومت کسی کو بھی ملک میں امن و امان خراب کرنے کی اجازت نہیں دے گی، وزیر اطلاعات ونشریات

اسلام آباد (این این آئی) وفاقی وزیر اطلاعات و نشریات عطاء اللہ تارڑ نے کہا ہے کہ پی ٹی آئی والے ... قائم نہیں رہتے، پی ٹی آئی کو اپنی پالیسی کے بارے میں واضح فیصلہ کرنا ہوگا کہ وہ پاکستان کے ساتھ یا افغانستان کے ساتھ کھڑی ہے، یہ لوگ اپنی دوغلی پالیسی ترک کرنے کو تیار نہیں، حکومت کسی کو بھی ملک میں امن و امان خراب کرنے کی اجازت نہیں دے گی۔ میڈیا سے گفتگو کے دوران (بقیہ 13 صفحہ 3 پر)

بلوچستان ایجوکیشن فاؤنڈیشن کے تحت 2 ہزار سے زائد نئے اسکول قائم کیے گئے ہیں، سرفراز بگٹی

... (بقیہ 32 صفحہ 3 پر)

مذاکرات کی ناکامی کی ذمہ داری سہیل آفریدی، ایک اور 9 مئی نہیں ہونے دینگے، محسن نقوی

اپوزیشن کمیٹی کے ساتھ اچھا معاہدہ تیار ہوا، وزیراعلیٰ خیبر پختونخواہ سہیل آفریدی نے سبوتاژ کر دیا

لاہور (این این آئی) وفاقی وزیر داخلہ محسن نقوی نے کہا ہے کہ اپوزیشن کی مذاکراتی کمیٹی نے خلوص نیت سے مذاکرات کیے، ایک بہت اچھا معاہدہ تیار ہوا مگر وزیراعلیٰ خیبر پختونخواہ سہیل آفریدی نے مذاکرات سبوتاژ کر دیئے، اپوزیشن مذاکراتی کمیٹی کے ارکان کا شکرگزار ہوں، بہت اچھا معاہدہ تیار ہوا تھا، صدر مملکت کو دکھانے کیلئے بھی گیا، وزیراعظم کو بھی تمام صورتحال سے (بقیہ 33 صفحہ 3 پر)

ایران اپنے میزائلوں کی رینج میں اضافہ کرے گا، ایرانی فوج

تہران (این این آئی) ایرانی فوج کے ترجمان بریگیڈیئر جنرل محمد (بقیہ 34 صفحہ 3 پر)

جناح پیپلز ٹرین کا انجن پٹڑی سے اتر گیا

کچلاک اسٹیشن کے یارڈ میں شنٹنگ اور ریورسنگ کے دوران جناح پیپلز ٹرین کا انجن نمبر 5120 پٹڑی سے اتر گیا

کوئٹہ (سٹاف رپورٹر) کچلاک اسٹیشن پر جناح پیپلز ماس ٹرانزٹ ٹرین کا انجن پٹڑی سے اتر گیا، ٹریک پرانا ہے شہریوں کا شکوہ ریلوے حکام کہتے ہیں یارڈ سے فش پلیٹ چوری ہونے کی وجہ سے واقعہ پیش آیا کوئٹہ میں سریاب تا کچلاک تک تین روز قبل شروع ہونے والی جناح (بقیہ 15 صفحہ 3 پر)

بابا کوٹ میں مسلح ڈاکوؤں اور عوام و پولیس کے درمیان فائرنگ کا تبادلہ ایک ڈکیت پکڑ لیا

ڈیرہ مراد جمالی (این این آئی) بابا کوٹ کے علاقے میں مسلح ڈاکوؤں اور عوام و پولیس کے درمیان فائرنگ کا تبادلہ ایک ڈکیت پکڑ لیا جبکہ دو فرار ہو گئے پولیس کے مطابق (بقیہ 17 صفحہ 3 پر)

آئی جی پولیس بلوچستان محمد طاہر ژوب دورے کے موقع پر پولیس دربار سے خطاب کر رہے ہیں

بلوچستان ہائی کورٹ کا اساتذہ اور غیر تدریسی عملے کی ابتدائی تقرریوں کو منسوخ کرنے کے معاملے کا سخت نوٹس

تعلیم کو ایسے تمام تبادلوں کے احکامات واپس لینے اور متعلقہ ملازمین کو ان کی اصل جائے تعیناتی پر بحال کرنے کی ہدایت

انفرادی مقدمات میں عدالت کی جانب سے منظور شدہ احکامات کے علاوہ دیگر تمام متعلقہ تبادلوں پر نظرثانی کر کے عدالتی حکم پر من و عن عمل درآمد یقینی بنایا جائے، بلوچستان ہائی کورٹ

کوئٹہ (خ ن) بلوچستان ہائی کورٹ نے اساتذہ اور غیر تدریسی عملے کی ضلعی و یونین کونسل کی بنیاد پر ہونے والی ابتدائی تقرریوں کے بعد انہیں کوئٹہ منتقل کرنے کے معاملے کا سخت نوٹس لیتے ہوئے محکمہ تعلیم کو ایسے تمام تبادلوں کے احکامات واپس لینے اور متعلقہ ملازمین کو ان کی اصل جائے تعیناتی پر بحال کرنے کی ہدایت کردی۔ عدالت نے حکم دیا ہے کہ انفرادی مقدمات میں عدالت کی جانب سے منظور شدہ احکامات (بقیہ 18 صفحہ 3 پر)

پولیس نے تخریب کاری کی کوشش ناکام بنادی، بارودی مواد ناکارہ بنا کر قبضے میں لے لیا

ڈیرہ مراد جمالی (این این آئی) تمبو خانکوٹ کے علاقے میں دہشت گردی کا منصوبہ ناکام دھماکہ خیز مواد کو ناکارہ بنا دیا گیا پولیس کے مطابق تمبو خان کوٹ پولیس تھانے (بقیہ 20 صفحہ 3 پر)

ڈیرہ مراد جمالی میں سی ٹی ڈی انسپکٹر کے گھر پر مسلح افراد کا حملہ

پولیس کی فوری اور موثر کاروائی چار حملہ آور گرفتار اسلحہ برآمد جبکہ دیگر رات کی تاریکی میں فرار

ڈیرہ مراد جمالی (این این آئی) ڈیرہ مراد جمالی میں سی ٹی ڈی انسپکٹر کے گھر پر مسلح افراد کا حملہ شدید فائرنگ اہل خانہ محفوظ پولیس کی فوری کاروائی چار افراد گرفتار دیگر حملہ (بقیہ 21 صفحہ 3 پر)

کوئٹہ، وزیر داخلہ بلوچستان کا ڈاکٹر سونیا نور کی پریس کانفرنس کا نوٹس، شفاف تحقیقات کا حکم

ریاست میں کسی بھی شہری کے ساتھ ناانصافی ہرگز برداشت نہیں کی جائے گی

غیر جانبدارانہ تحقیقات کے ذریعے اصل حقائق قوم کے سامنے لائے جائیں، صوبائی وزیر داخلہ

کوئٹہ (سٹاف رپورٹر) صوبائی وزیر داخلہ میر ضیاء اللہ لانگو نے کوئٹہ پریس کلب میں خاتون ڈاکٹر سونیا نور کی جانب سے کی گئی پریس کانفرنس کا نوٹس لیتے ہوئے معاملے کی صاف اور شفاف تحقیقات کا حکم دے دیا ہے۔ محکمہ داخلہ کے معاون بابر یوسفزئی کے مطابق وزیر داخلہ میر ضیاء لانگو نے ہدایات جاری کی ہیں کہ ڈاکٹر سونیا نور کے کیس میں انصاف کے تمام قانونی تقاضے پورے کیے جائیں اور غیر جانبدارانہ تحقیقات کے ذریعے اصل حقائق قوم کے سامنے لائے جائیں۔ بابر یوسفزئی کا مزید کہنا تھا کہ حکومت بلوچستان قانون کی بالادستی اور تمام شہریوں کو انصاف کی فراہمی کے (بقیہ 24 صفحہ 3 پر)

اختیار ولی نے سہیل آفریدی پر دہشت گردی میں سہولت کاری الزام لگا دیا

اسلام آباد (این این آئی) وزیراعظم کے کوآرڈی نیٹر اختیار ولی نے وزیراعلیٰ سہیل آفریدی پر خیبر پختونخوا میں دہشت (بقیہ 25 صفحہ 3 پر)

سینیٹ کے چیئرمین کی عدم موجودگی میں سیدال خان ناصر فرائض انجام دیں گے

اسلام آباد (این این آئی) چیئرمین سینیٹ سید یوسف رضا گیلانی کی عدم موجودگی میں ڈپٹی چیئرمین سینیٹ سیدال (بقیہ 26 صفحہ 3 پر)

گورنر بلوچستان جعفر خان مندوخیل کو ورلڈ ٹیچرز ڈے کی مناسبت سے خواتین ٹیچرز میں ایوارڈ تقسیم کر رہے ہیں

ہمارا سب سے پہلا مطالبہ عمران خان سے ملاقات ہے، اسد قیصر

اور اسی مطالبے پر حکومت کی طرف سے واضح یقین دہانی نہیں کروائی گئی، رہنما تحریک انصاف

صوابی (این این آئی) پی ٹی آئی رہنما و سابق اسپیکر قومی اسمبلی اسد قیصر (بقیہ 19 صفحہ 3 پر)

کوئٹہ، صوبائی وزیر میر محمد صادق عمرانی نے آل بلوچستان گورنمنٹ کنٹریکٹرز ایسوسی ایشن کی نو منتخب کابینہ کی حلف برداری کی تقریب سے خطاب کر رہے ہیں

عوامی مسائل کا بروقت ازالہ اور علاقائی ترقی کیلئے عملی اقدامات ناگزیر ہیں، امیر حمزہ زہری

عوامی نوعیت کے مسائل کو ترجیحی بنیادوں پر متعلقہ محکموں کے ذریعے حل کرنے کی کوشش کی جائے گی

ترقیاتی اور بلدیاتی امور میں عوامی ضروریات کو خصوصی طور پر مدنظر رکھا جائے گا، صوبائی مشیر بلدیات و دیہی ترقی

کوئٹہ (این این آئی) صوبائی مشیر بلدیات و دیہی ترقی نوابزادہ امیر حمزہ خان زہری نے کہا ہے کہ عوام کو درپیش مسائل کا بروقت ازالہ اور علاقائی ترقی کیلئے عملی اقدامات ناگزیر ہیں، حکومت عوامی مسائل کے حل اور بنیادی سہولیات کی فراہمی کو ترجیح دے رہی ہے۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے جھالاوان ہاؤس کوئٹہ میں چیئرمین میونسپل کمیٹی قلات نوابزادہ میر شعیب جان زہری، سردار علی محمد جتک، میر محمد اکبر جتک، میر محمد عالم زہری (بقیہ 22 صفحہ 3 پر)

ڈی آئی خان میں سیکیورٹی فورسز کی کارروائی، 3 سرغنہ سمیت 8 دہشتگرد ہلاک

دہشت گردی کے خلاف جنگ میں پوری قوم سکیورٹی فورسز کے شانہ بشانہ کھڑی ہے، وزیراعظم شہباز شریف

دہشتگردوں کی موجودگی کی خفیہ اطلاعات پر آپریشن کیا گیا، گولہ بارود برآمد، سکیورٹی ذرائع

اسلام آباد / ڈیرہ اسماعیل خان (این این آئی) ڈیرہ اسماعیل خان میں سکیورٹی فورسز نے انٹیلی جنس بیسڈ کارروائی میں 8 دہشت گرد ہلاک کردیئے۔ سکیورٹی ذرائع کے مطابق ہلاک دہشت گردوں میں فتنہ الخوارج کے 3 اہم سرغنہ بھی شامل ہیں۔ سکیورٹی ذرائع کے مطابق ڈی آئی خان میں دہشت گردوں کی موجودگی کی خفیہ اطلاعات پر آپریشن کیا گیا۔ ذرائع نے بتایا کہ کارروائی کے دوران ہلاک دہشت گردوں کے (بقیہ 30 صفحہ 3 پر)

پولیس کے شہداء ہمارا فخر ہیں اور ان کی عظیم قربانیوں کو ہمیشہ یاد رکھا جائے گا، محمد طاہر

پائیدار امن کے قیام کیلئے پولیس اور عوام کا باہمی تعاون ناگزیر ہے

کوئٹہ (خ ن) انسپکٹر جنرل پولیس بلوچستان محمد طاہر نے ژوب کا دورہ کیا جہاں آمد پر پولیس کے چاق و چوبند دستے نے انہیں سلامی پیش کی۔ دورے کے دوران ڈی آئی جی (بقیہ 23 صفحہ 3 پر)

کوئٹہ، کراچی قومی شاہراہ کے حساس مقامات پر احتجاج، دھرنوں اور اجتماعات پر دفعہ 144 کے تحت پابندی

شاہراہ پر گاڑی، رکاوٹ یا کوئی دوسری چیز رکھ کر ٹریفک میں خلل ڈالنے پر بھی پابندی ہوگی

کوئٹہ (این این آئی) بلوچستان حکومت نے سڑکوں کی بار بار بندش کے (بقیہ 29 صفحہ 3 پر)

بلوچستان قدرتی معدنیات سے مالا مال ہونے کے باوجود پسماندگی اور غربت کا شکار ہے، صادق عمرانی

صوبے کے وسائل کو بروئے کار لا کر بلوچستان سمیت ملک کی معیشت کو مضبوط بنایا جا سکتا ہے

صوبے میں امن و امان کی صورتحال اس قدر خراب ہیں کہ ایک ضلع سے دوسرے ضلع تک سفر کرنا بھی مشکل ہوگیا ہے، زمرک خان اچکزئی، زرک خان مندوخیل اور دیگر کا تقریب سے خطاب

کوئٹہ (این این آئی) جمعیت علماء اسلام بلوچستان کے امیر و سینیٹر مولانا عبدالواسع، پاکستان پیپلز پارٹی کے مرکزی رہنما و صوبائی وزیر اریگیشن میر صادق عمرانی، مسلم لیگ (ن) بلوچستان کے جنرل سیکرٹری و رکن قومی اسمبلی جمال شاہ کاکڑ، اے این پی کے رکن بلوچستان اسمبلی انجینئر زمرک خان اچکزئی، مسلم لیگ (ن) کے رکن بلوچستان اسمبلی زرک خان مندوخیل، اے این پی کے رہنما ملک امان اللہ خان کاکڑ (بقیہ 27 صفحہ 3 پر)

امن و امان کے ایسے واقعات ژوب اور شیرانی میں بھی وقوع پزیر ہوئے ہیں، خوشحال کاکڑ

ہماری قومی اسمبلی میں نمائندگی ژوب، شیرانی اور قلعہ سیف اللہ کے عوام کی تاریخی اور بھرپور حمایت کی وجہ سے ممکن ہوئی ہے

ژوب (این این آئی) پشتونخوا نیشنل عوامی پارٹی کے زیر اہتمام ژوب کے مختلف علاقوں میں شمولیتی و عوامی اجتماعات منعقد ہوئے، جن میں کوشک غر عبدالرحیم زئی کے شمولیتی پروگرام سے پارٹی چیئرمین رکن قومی اسمبلی خوشحال خان کاکڑ، سینئر ڈپٹی چیئرمین رضا محمد رضا، نجیب کبزئی، حسین کبزئی، حاجی بازک، اللہ داد آدم زئی، ملک صاحب خان، شیخ ثناء الدین اور صمد افغان نے خطاب کیا اور 100 سے زائد افراد نے پارٹی میں شمولیت کا اعلان کیا، جبکہ پارٹی (بقیہ 31 صفحہ 3 پر)

آئی جی پولیس بلوچستان محمد طاہر ژوب دورے کے موقع پر پولیس دربار میں اہلکاروں کے مسائل سنتے ہوئے فوری احکامات جاری کر رہے ہیں

کوئٹہ، کالج میں طالبہ کی ہنگامہ آرائی، وکیل سمیت دیگر افراد کے خلاف مقدمہ درج کر لیا گیا

کالج کے ایس او پیز کے تحت طالبات کو کالج اوقات میں والد یا بھائی کے علاوہ کسی شخص کے ساتھ جانے کی اجازت نہیں

کوئٹہ (این این آئی) کوئٹہ کے گلستان روڈ پر واقع گورنمنٹ گرلز کالج میں طالبہ کو مقررہ وقت سے پہلے کالج سے لے جانے کی اجازت نہ ملنے پر مبینہ ہنگامہ آرائی، چوکیدار کو مبینہ تشدد کا نشانہ بنانے اور زبردستی کالج میں داخل ہونے کے الزام میں وکیل سمیت دیگر افراد کے خلاف مقدمہ درج کر لیا گیا۔ پولیس کے مطابق مقدمہ بجلی روڈ تھانے میں گرلز کالج کے چوکیدار محمد اکبر کی مدعیت میں ولید اور دیگر نامعلوم افراد کے خلاف درج کیا گیا ہے۔ ایف آئی آر (بقیہ 28 صفحہ 3 پر)

روزنامہ
Daily BALOCHISTAN Observer Quetta
بلوچستان آبزرور کوئٹہ

پبلشر نثار احمد نے الکریم پرنٹنگ پریس سریاب پھاٹک بلمقابل سیلانی ویلفیئر سریاب روڈ کوئٹہ سے چھپوا کر دفتر روزنامہ بلوچستان آبزرور فلیٹ #2 یونیورسل کمپلیکس سیکنڈ فلور فیز ii جناح روڈ کوئٹہ سے شائع کیا
کوئٹہ فون نمبر 03312634009۔اسلام آباد بیورو چیف 03335190142

ریگولیٹری اداروں میں بھی اصلاحات لائی جائیں

وزیراعظم شہباز شریف نے کہا ہے کہ کاروباری سرگرمیوں میں آسانی اور سرمایہ کاری کے فروغ کیلئے ریگولیٹری اصلاحات ناگزیر ہیں،حکومت کاروباری برادری کو سہولت فراہم کرنے اور غیر ضروری ضابطہ کاری کے خاتمے کیلئے مؤثر اقدامات کررہی ہے۔وزیراعظم محمد شہباز شریف کی زیر صدارت ریگولیٹری اصلاحات کے حوالے سے ایک اہم اجلاس منعقد ہوا۔ اجلاس میں کاروبار میں آسانی، سرمایہ کاری کے فروغ اور ریگولیٹری نظام کو مزید مؤثر،شفاف اور کاروبار دوست بنانے کے حوالے سے اقدامات کا جائزہ لیا گیا۔ کاروباری سرگرمیوں میں آسانی اور سرمایہ کاری کے فروغ کے لیے ریگولیٹری اصلاحات ناگزیر ہیں،حکومت کاروباری برادری کو سہولت فراہم کرنے اور غیر ضروری ضابطہ کاری کے خاتمے کے لیے مؤثر اقدامات کر رہی ہے۔وزیراعظم نے کہا کہ ڈرگ ریگولیٹری اتھارٹی آف پاکستان میں اصلاحات کے ذریعے اسے جدید خطوط پر استوار کیا گیا ہے، اسی طرز پر دیگر ریگولیٹری اداروں میں بھی اصلاحات لائی جائیں۔ ریگولیٹری رجسٹری تشکیل دی جائے تاکہ ملک میں موجود تمام ریگولیٹری تقاضوں اور قواعد وضوابط کو ایک جامع نظام کے تحت مرتب کیا جا سکے۔ کاروبار میں آسانی کے لیے آسان کاروبار ایکٹ کو ملک بھر میں نافذ کیا جائے تاکہ تمام صوبوں میں ریگولیٹری نظام میں ہم آہنگی پیدا ہو اور کاروباری افراد کو یکساں سہولیات میسر آئیں۔ ریگولیٹری اصلاحات کے اثرات اور افادیت کا جائزہ لینے کے لیے ان اصلاحات کی تھرڈ پارٹی ویلیڈیشن بھی کرائی جائے تاکہ اصلاحات کے عملی نتائج کا غیر جانب دارانہ جائزہ لیا جا سکے۔ کاروبار میں آسانی سرمایہ کاری کے فروغ کے لیے بنیادی اہمیت رکھتی ہے۔ سرمایہ کاروں کو سازگار اور سہل کاروباری ماحول فراہم کیے بغیر ملکی وغیر ملکی سرمایہ کاری کے مطلوبہ اہداف حاصل نہیں کیے جا سکتے۔ خصوصی سرمایہ کاری سہولت کونسل کی جانب سے کی گئی ریگولیٹری اصلاحات کو مؤثر انداز میں اجاگر کیا جائے تاکہ کاروباری برادری ان اصلاحات سے آگاہ ہو اور ان سے بھرپور استفادہ کر سکے۔ وزیراعظم نے ہدایت کی کہ ایس آئی ایف سی کا وفد تمام صوبوں کا دورہ کرے اور صوبائی حکومتوں کو ریگولیٹری اصلاحات کے عمل میں اعتماد میں لے، تاکہ ملک بھر میں کاروباری سہولت کاری اور ریگولیٹری نظام میں ہم آہنگی پیدا کی جا سکے۔ صوبوں کے دوروں کیلئے وفد کی قیادت کریں اور ریگولیٹری اصلاحات کے حوالے سے صوبائی حکومتوں کے ساتھ مؤثر رابطہ کاری کو یقینی بنائیں۔ وزیراعظم نے تمام وزارتوں اور ڈویژنوں کو ہدایت کی کہ وہ کابینہ کی جانب سے منظور شدہ اصلاحات پر بروقت عمل درآمد کو یقینی بنائیں۔

سلام ٹیچرڈے سلام

تحریر: عبدالفتاح عباسی

تعلیم اور شعور کی بیداری ہی قوموں کی پہچان ہوتی ہے، اگر یہ چیزیں نہ ہوں تو قومیں اندھیروں میں گر جاتی ہیں، علم انسان کی بیداری کے ساتھ ساتھ اس کی بہتری کے تمام فائدے بھی دیتا ہے۔ دنیا اور آخرت، یہاں تک کہ قوموں نے اس وقت دنیا میں علم کی اہمیت اور افادیت کا ادراک کرتے ہوئے اپنی تحقیق سے ترقی کی معراج حاصل کی ہے۔ان قوموں نے سب سے پہلے ''استاذ'' کی عظمت، بلندی، عزت وتکریم کا قدم اٹھایا، جس کی وجہ سے یہ قومیں آج دنیا کے نقشے پر سب سے نمایاں ہیں۔ امریکہ اور لندن سمیت یورپی ممالک میں "اساتذہ" کی کیا حیثیت ہے، اس کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے کہ ایک طرف عدالتی جج، دوسری طرف وزیر اور "استاد" سڑک کراس کرتے وقت پولیس سارجنٹ کو حکومت کی طرف سے حکم دیا جاتا ہے کہ وہ پہلے جج اور وزیر کو سڑک پار نہ کرنے دیں بلکہ سب سے پہلے "عظمت کی بلندیوں پر پہنچنے والی عظیم شخصیت "استاد صاحب teacher کو کو راستہ دیتے ہیں، کیونکہ یہ "استاد" اپنے تعلیمی ادارے سے تعلق رکھتے ہیں، جس میں سکول، کالج اور یونیورسٹیاں قوم کے معماروں کو تعلیمی شعور سے آراستہ کرتے ہیں اور اس میں سے ایک سیکنڈ بھی کسی طالب علم کا ضائع نہیں ہونا چاہیے ، اساتذہ کو ملکی قانون کے مطابق سب سے زیادہ سہولتیں دینی چاہیے۔ اساتذہ کو معاشی طور پر ہر لحاظ سے استحکام کرنا چاہیے. کیونکہ اساتذہ کی برکتوں سے فائدہ اٹھایا جاتا ہے. اساتذہ کی بدولت قومیں دنیا کے نقشے پر اس قدر نمایاں ہوگئی ہیں کہ جبکہ اساتذہ کا قدر نہیں کرنے والی دوسری قومیں ترقی کی دوڑ میں پیچھے ہیں۔ ان کی ترقی کے راز کو حالات کے تناظر میں جو لوگ اپنے پیشر وسلف کے بتائے ہوئے راستے پر چلتے ہیں، وہ شاید ہمارے ملک میں تعلیم کو سمجھنے کے بجائے سائنسی شعور کی بلندیوں پر پہنچ جائیں گے۔ عبادت کی صحیح معنی میں پہچان بھی اساتذہ کرواتے ہیں،

اس ملک میں زیادہ سے زیادہ معلم پیدا ہوتے رہے ہیں، تعلیم کے تمام جوہر کا جامع فارمولا اساتذہ سے سیکھے جاتے ہیں، جس کی وجہ سے استاد کی قابل احترام شخصیت پر طلبہ وطالبات صد احترام کرتے ہیں، استاد کی کوششوں محنتوں کاوشوں کی وجہ سے صدر، وزیراعظم، سینئر وزیر، جج، وکیل، ڈاکٹر، ملک میں انجینئر، وزیر اعلیٰ، گورنر، کمشنر، ڈپٹی کمشنر اور تمام اہم عہدوں پر بیٹھے ہیں لیکن ہمارے ملک میں بدقسمتی سے وہ غلط حکمران جھوٹی انا کی وجہ سے اپنے استاد کی تمام خوبیاں بھلا بیٹھے ہیں، اگر اساتذہ اپنے جائز حقوق کیلئے میدان عمل میں مجبوراً نکلتے ہیں تو پھر کے جائز حقوق کیلئے نکالی جانے والے احتجاجی ریلیوں کو واٹر کینن ، شیلنگ کا نشانہ بنایا جاتا ہے ، قوم کے اصل سرمایہ پیغمبری پیشے سے وابستہ اساتذہ کرام پر حکمرانوں کے حکم پر لاٹھی چارج اور تشدد کیا جاتا ہے مگر جائز مطالبات تسلیم کرنے کے باوجود دیئے نہیں جاتے ہیں، استاد مستقبل کے معماروں کو خوش آمدید کہتا ہے لیکن اس تباہ حال مہنگائی میں استاد کی ایک بات بھی نہیں سنی جاتی ہے، مہذب معاشرے کو کسی اور نے نہیں بنایا ہے بلکہ اساتذہ کی محنتوں کا پھل ہے، ملک میں کرپشن میں ملوث کرپٹ سماجی مجرم، مافیاز ملک میں سرگرم رہے ہیں جو تعلیم کو نقصان پہنچانے کے لیے ایجوکیشن جیسے

حساس ترین شعبے کا مذاق اڑانے کی کوشش کر رہے ہیں، نئے اور پرانے فارمولے دینے اور تعلیم جیسے حساس ترین شعبے کا مذاق اڑانے کے لیے پرائمری اساتذہ سے سینئر تجربہ کار اساتذہ کی نگرانی میں تعلیم ترتیب کا عمل جاری رکھا جائے۔ ہمارے قومی ہیروز جنہوں نے گراں قدر تعلیمی خدمات سرانجام دیں، جس میں قابل احترام شخصیت قائد فخر استاد جان محمد جمالی، استاد العلماء سائین قاضی عطا محمد عباسی کوٹ مرزا کالو والا ، اس کا فرزند سائین قاضی عبدالرزاق عباسی، قاضی عبدالحق عباسی، قاضی عبدالقادر عباسی اور ایسے ہی دوسرے کردار، تعلیم، دوستی، تعلیم سے محبت اور دیانتداری کے مثالیں تعلیمی پیغام کو عام کرنے والے قریہ قریہ بستی بستی کو اپنی آنے والی نسلوں تک تعلیم کا بے مثال شعور پہنچانے کیلئے بڑی کوششیں کیں، جس کی کوششوں سے انسان فرش سے عرش تک پہنچتا ہے ، تعلیمی شعور بیدار کرنا سب سے بڑی عبادت ہے اور خاص طور پر بیٹیوں کو تعلیم کے زیور سے آراستہ کرنا بہترین عمل ہے۔ کیونکہ ایک بیٹی کو تعلیم دینے سے پورا خاندان تعلیم یافتہ ہوتا ہے اس طرح گھر، گاؤں، علاقہ، محلہ تعلیم کی نعمت سے مالا مال ہوتا ہے، اس لیے اپنی بیٹیوں کا سر فخر سے بلند کرنے کی زیادہ سے زیادہ کوشش کرنی چاہیے۔ تعلیم کی نعمت اور تعلیم و آگہی کی یہ نعمت خدا کی سب سے بڑی اور پاکیزہ نعمت عظمیٰ ہے، اسی لیے کہا جاتا ہے کہ جو علم کے نور سے معمور ہے۔ کیونکہ علم خدا کی وحدانیت کو پکارتا ہے، اور رب نے اسے پہچاننے کے لیے آنکھیں اور سمجھ عطا کی ہے، وہ ایک مثال دیتے ہیں کہ ایک دفعہ شیطان علم والے اور جاہل کے سامنے آیا، جس میں شیطان نے صبح سویرے ایک شخص سے پوچھا کہ کیا؟ سوئی کے اس چھوٹے سے سوراخ سے اللہ پاک دنیا کو عبور کر سکتا ہے. جاہل نے کہا کہ اس چھوٹے سے سوراخ

سے دنیا کیسے گزر سکتی ہے ، جبکہ عالم علم والے نے جواب دیا کہ یہ سوراخ تو پھر بھی کچھ زیادہ ہے اس سے چھوٹا بھی ہو تو ؟ پاک جو چاہے کر سکتا ہے، کائنات کا مالک اس کو پار کرا سکتا ہے، کیونکہ کائنات کا مالک ہر ذرے ذرہ کا مالک ہے۔ یوم اساتذہ کے موقع پر استاد کو عہد کرنا ہوگا کہ وہ اپنی قوم کے بچوں کو علم وشعور کی تعلیم سے زیادہ سے زیادہ روشناس کرائیں گے. حکومت سندھ کو چاہیے کہ سینئر پرائمری اساتذہ کو اپ گریڈیشن سروس سٹرکچر 17 گریڈ دینے کے لیے عملی کوششیں کرے ، ہزاروں سینئر PSTs پرائمری اساتذہ کی ذہنی بے چینی کو دور کیا جائے۔ اساتذہ کی عظمت کو وہی سمجھ سکتا ہے جو استاد کی عظمت حیثیت کو جانتا ہو، بدقسمتی سے معاشرے میں مصنوعی چہرے ، مصنوعی کام لوگوں کے لیے بہت اچھا ہے ، لیکن یاد رکھیں کہ پرانا جتنا سنہرا سینئر ہوتا ہے، یہ سونے کے ہیروز کے برابر ہیں سینئر اساتذہ قوموں کا سرمایہ اثاثہ ہوتا ہے. ہم پڑھانے والے تمام اساتذہ کی عظمت کو سلام پیش کرتے ہیں ان تمام محنتی اساتذہ کو جو سکول میں پڑھاتے ہیں جو قوم کے مستقبل کے معماروں کو تیار کراتے ہیں۔ کیونکہ استاد وہ عظیم ہستی ہے جو اپنے قلم کے ذریعے لوگوں کو انسانوں میں ڈھال لیتی ہے۔ یہ وہ استاد ہے جس کو پیغمبروں کے پیشے کا عظیم شرف اعزاز ملا ہوا ہے۔ استاد ہی کی بدولت آج ہم یہ سطور پڑھ رہے ہیں اور استاد کی محنت کی وجہ سے ہی ہمیں اللہ اور اللہ کے رسول حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی پہچان کا علم ہوا ہے۔ یارب العالمین ہمارے اساتذہ جو دنیا سے کوچ کر گئے ہیں ان کی مغفرت فرما اور جو زندہ ہیں مالک رب العالمین ان اساتذہ کو کامل صحت، سلامتی، خضری حیاتی دراز باخیر والی زندگی عطا فرمائے آمین ثم آمین یا رب العالمین. یا؟ ہمیں اساتذہ کرام کی عزت ادب احترام کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین.

☆☆☆☆

خاموش چراغ

گوشۂ چمن
03337752771
حافظ محمد صدیق مدنی
siddique.madani@gmail.com

شام جب آہستہ آہستہ شہر کی گلیوں پر اترتی ہے تو دن بھر کی ہلچل اپنے قدم سمیٹنے لگتی ہے۔ بازاروں کی آوازیں مدھم پڑ جاتی ہیں، دروازے بند ہونے لگتے ہیں اور کھڑکیوں کے پیچھے زندگی اپنے معمول کے چھوٹے چھوٹے قصے لکھنے بیٹھ جاتی ہے۔

مگر اسی خاموشی میں کہیں ایک چراغ جلتا رہتا ہے۔ یہ چراغ ہمیشہ کسی بڑے محل کی چھت پر نہیں ہوتا۔ کبھی یہ مٹی کے ایک معمولی سے گھر میں جلتا ہے، کبھی کسی مدرسے کے خاموش کمرے میں، کبھی کسی استاد کی میز پر رکھی پرانی کتاب کے پاس اور کبھی کسی ایسے انسان کے دل میں جسے دنیا نے شاید کبھی اہم سمجھا ہی نہیں۔

دنیا روشنی کو دیکھتی ہے ، چراغ کے جلنے کی قیمت کم ہی کوئی جانتا ہے۔

ایک چراغ اپنے حصے کا تیل جلا کر دوسروں کو راستہ دکھاتا ہے۔ وہ یہ نہیں پوچھتا کہ جس مسافر کے قدم اس کی روشنی میں آگے بڑھ رہے ہیں وہ کون ہے، کہاں سے آیا ہے اور منزل پر پہنچ کر اسے یاد بھی رکھے گا یا نہیں۔ چراغ کا کام روشنی دینا ہے حساب مانگنا نہیں۔

انسانی زندگی بھی شاید ایک چراغ ہی کی مانند ہے۔ کچھ لوگ اپنے لیے جیتے ہیں اور کچھ لوگ دوسروں کے لیے۔ کچھ لوگ اپنے نام کے چرچے چاہتے ہیں اور کچھ ایسے بھی ہوتے ہیں جو اپنے کام کو اپنا تعارف بنا دیتے ہیں۔ وقت گزرتا ہے، چہرے دھندلا جاتے ہیں، آوازیں خاموش ہو جاتی ہیں مگر انسان کا خلوص کسی نہ کسی دل میں روشنی بن کر باقی رہتا ہے۔

کتابیں بھی ایسے ہی چراغ ہیں۔

ایک پرانی کتاب جب برسوں بعد کھولی جاتی ہے تو اس کے صفحات سے صرف الفاظ نہیں نکلتے اور ایک پورا زمانہ سانس لینے لگتا ہے۔ کسی مصنف کا درد، کسی شاعر کی تنہائی، کسی مفکر کا خواب اور کسی دردمند انسان کی دعا اور حروف کے لباس میں ہمارے سامنے آ کھڑی ہوتی ہے۔ یہی ادب کا کمال ہے کہ وہ گزرے ہوئے وقت کو حال کی آنکھوں میں دوبارہ زندہ کر دیتا ہے۔ مگر آج کا انسان عجیب عجلت میں مبتلا ہے۔ اسے ہر چیز فوراً چاہیے خبر بھی، شہرت بھی، کامیابی بھی اور اعتراف بھی۔ وہ چند لمحوں کی داد کے لیے اپنے برسوں کے سکون کو داؤ پر لگا دیتا ہے۔ سوشل میڈیا کی چمکتی ہوئی اسکرین پر ایک لمحے کی مقبولیت اسے ایسی خوشی دیتی ہے جو اگلے ہی لمحے کسی دوسری خبر کے نیچے دب جاتی ہے۔

شاید ہم نے روشنی اور چمک میں فرق بھلا دیا ہے۔

چمک آنکھوں کو چندھیا دیتی ہے، روشنی راستہ دکھاتی ہے۔

ادب چمک نہیں، روشنی ہے۔

ایک اچھا ادیب معاشرے کا صرف تماشائی نہیں ہوتا۔ وہ اپنے عہد کی دھڑکن سنتا ہے۔ وہ ان آوازوں کو الفاظ دیتا ہے جو شور میں دب جاتی ہیں۔ وہ زخم کو صرف بیان نہیں کرتا اور اس کی گہرائی بھی محسوس کرتا ہے وہ انسان کو انسان کے قریب لانے کی کوشش کرتا ہے۔

اس لیے ادب کا اصل منصب شاید یہی ہے کہ وہ انسان کے اندر سوئے ہوئے انسان کو بیدار کرے۔

جب کوئی بچہ پہلی مرتبہ کتاب کھولتا ہے تو شاید اسے معلوم نہیں ہوتا کہ وہ محض چند صفحات نہیں پلٹ رہا بلکہ اپنے سامنے ایک نئی دنیا کے دروازے کھول رہا ہے۔ جب کوئی نوجوان شعر پڑھ کر رک جاتا ہے، جب کوئی قاری کسی افسانے کے کردار میں اپنا عکس دیکھ لیتا ہے، جب کسی مضمون کا ایک جملہ دل میں اتر کر برسوں ساتھ رہتا ہے تو وہاں ادب اپنی حقیقی طاقت دکھاتا ہے۔

اور پھر وہی خاموش چراغ جل اٹھتا ہے۔

ہماری بستیوں، شہروں اور گاؤں میں ایسے بے شمار چراغ موجود ہیں جنہیں ابھی کسی نے دیکھا نہیں۔ کوئی استاد اپنی معمولی تنخواہ میں بھی بچوں کے خواب خرید رہا ہے۔ کوئی قلم کار بغیر کسی صلے کے لکھ رہا ہے۔ کوئی ماں اپنی اولاد کو کتاب سے محبت سکھا رہی ہے۔ کوئی بوڑھا شخص اپنی زندگی کے تجربات اگلی نسل کے حوالے کر رہا ہے۔ کوئی نوجوان اپنی زبان، اپنی تہذیب اور اپنی تاریخ کو محفوظ رکھنے کے لیے راتوں کو جاگ رہا ہے۔

یہ سب لوگ شاید اخبارات کی سرخی نہیں بنتے ، مگر معاشرے کی اصل بنیاد انہی کے ہاتھوں مضبوط ہوتی ہے۔

قومیں صرف بڑی عمارتوں، وسیع شاہراہوں اور بلند و بالا منصوبوں سے نہیں بنتیں اور قومیں ان خیالات سے بنتی ہیں جو نسل در نسل منتقل ہوتے ہیں۔ زبان ان خیالات کی کشتی ہے اور ادب اس کشتی کا ملاح۔

اگر ہم اپنی زبان کو کمزور کر دیں، اپنے ادب سے بے اعتنائی برتیں اور کتاب سے اپنا رشتہ توڑ لیں تو ہم صرف الفاظ نہیں کھوئیں گے، اپنی یادداشت بھی کھو دیں گے۔ ایک قوم کی سب سے بڑی دولت اس کی اجتماعی یادداشت ہوتی ہے۔ ہمیں اپنے ماضی سے روشنی لینی ہے اور ماضی میں قید نہیں ہونا۔ ہمیں روایت کو سنبھالنا ہے مگر نئے سوالوں سے خوف زدہ نہیں ہونا۔ ہمیں اپنی تہذیب کی خوشبو کو محفوظ رکھتے ہوئے آنے والے زمانے کی ہوا کو بھی محسوس کرنا ہے۔

ادب اسی توازن کا نام ہے۔ رات کتنی ہی طویل کیوں نہ ہو ایک چھوٹا سا چراغ اس کی مکمل تاریکی کو چیلنج کرنے کے لیے کافی ہوتا ہے۔ اسے سورج بننے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ اسے صرف جلتے رہنا ہوتا ہے۔ شاید انسان کی زندگی کا حسن بھی یہی ہے۔ ہم سب سورج نہیں بن سکتے مگر اپنے حصے کا چراغ ضرور جلا سکتے ہیں۔

کسی کے لیے ایک اچھی بات کہہ کر، کسی بچے کو کتاب دے کر، کسی مظلوم کی آواز بن کر، کسی بھٹکے ہوئے مسافر کو راستہ بتا کر، کسی اداس دل میں امید پیدا کر کے۔ کیونکہ آخر کار انسان اپنے جمع کیے ہوئے مال، اپنے عہدے اور اپنی شہرت سے زیادہ اس روشنی سے پہچانا جاتا ہے جو اس کے گزرنے کے بعد بھی باقی رہتی ہے۔

اور جب ہماری آوازیں خاموش ہو جائیں گی، ہمارے قدم رک جائیں گے اور ہماری کتابیں کسی خاموش الماری میں رکھ دی جائیں گی، تب شاید کوئی اجنبی ہاتھ ایک صفحہ کھولے گا اور ہماری تحریر سے اسے ایک معمولی سی روشنی ملے گی۔

تب ہمیں معلوم ہوگا کہ چراغ بھی بے فائدہ نہیں جلتا۔ وہ خاموش رہ کر بھی اپنا کام کرتا ہے۔

استاد کی عظمت-معلمِ انسانیت ﷺ کی روشنی میں

گاذر سلطان
ڈاکٹر ذوالفقار احمد گاذر

اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے محبوب نبی پاک حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو معلم بنا کر اس دنیا میں مبعوث فرمایا۔ آپ ﷺ نے خود ارشاد فرمایا انما بعثت معلما یعنی مجھے معلم بنا کر بھیجا گیا ہے۔ بے شک ہمارے پیارے رسول ﷺ ہی ہمارے سب سے بڑے معلم ہیں جنہوں نے ہمیں اندھیروں سے روشنی کے سفر کا سلیقہ سکھایا۔ اسی معلم اعظم ﷺ کے صدقے آج دنیا میں علم کا سلسلہ جاری ہے۔

آج 5 اکتوبر عالمی یوم اساتذہ کے موقع پر یہ دن ہمیں یاد دلاتا ہے کہ معلم کا رتبہ ماں باپ کے بعد سب سے بلند ہے۔

استاد وہ چراغ ہے جو خود جل کر زمانے کو
علم و ہنر کی روشنی عطا کرتا ہے

استاد وہ عظیم ہستی ہے جو محض کتابیں نہیں پڑھاتی بلکہ جینے کا سلیقہ سکھاتی ہے۔ والدین بچے کو دنیا میں لاتے ہیں مگر استاد اس دنیا میں جینے کا ہنر، اخلاق اور کردار سکھاتا ہے۔ ایک بہترین استاد صرف نصاب نہیں پڑھاتا بلکہ طلبہ میں خود اعتمادی پیدا کرتا ہے ، ان کی صلاحیتوں کو نکھارتا ہے اور انہیں زندگی کا مقصد سمجھاتا ہے۔

کتابوں سے جو آگے بڑھ کے انسان بناتا ہے
وہی استاد بچوں کو حقیقت سے ملاتا ہے

عظیم استاد اس شمع کی مانند ہوتا ہے جو خود جل کر دوسروں کی راہ روشن کرتا ہے۔ ہماری پہلی کامیابی کے پیچھے بھی استاد کی محنت ہوتی ہے اور ہماری ہر نئی منزل میں بھی استاد کی دعا شامل ہوتی ہے۔

استاد کی عزت دل سے کیا کروائے دوستو
یہ وہ ہستی ہے جو انسان کو انسان بناتی ہے

استاد اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ ایک عظیم نعمت ہے۔ استاد وہ ہستی ہے جو انسان کو جہالت کے اندھیروں سے نکال کر علم وشعور کی روشنی عطا کرتی ہے۔ استاد کی محنت سے ہی ایک طالب علم مستقبل میں حافظ، قاری، عالم، ادیب، ڈاکٹر، انجینئر یا ایک کامیاب انسان بنتا ہے۔

یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ حالیہ برسوں میں چند اساتذہ کی وجہ سے اس مقدس پیشے پر سوالات اٹھے ہیں، لیکن چند افراد کے عمل کی بنیاد پر پوری استاد برادری کو مورد الزام نہیں ٹھہرایا جا سکتا۔ آج بھی ہزاروں اساتذہ انتہائی محنت، دیانت اور خلوص کے ساتھ نئی نسل کا مستقبل سنوار رہے ہیں۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ تعلیمی اداروں میں استاد کے مقام، ذمہ داری اور اخلاقی کردار کو مزید مضبوط کیا جائے تاکہ اسکول طلبہ کے لیے علم، تربیت، تحفظ اور اعتماد کے مراکز بنے رہیں۔

آیئے آج کے دن کو صرف ایک تقریب تک محدود نہ رکھیں بلکہ اپنے اساتذہ کی عزت و توقیر کا عہد کریں۔ اللہ تعالیٰ ہمارے تمام دینی و دنیاوی اساتذہ کو صحت، سلامتی، عزت اور بہترین اجر عطا فرمائے۔ اور جو وفات پا گئے ہیں ان کو اللہ تبارک و تعالیٰ جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے آمین۔

☆☆☆☆

حضرت مولانا نور محمدؒ مسندِ علم سے میدانِ سیاست تک

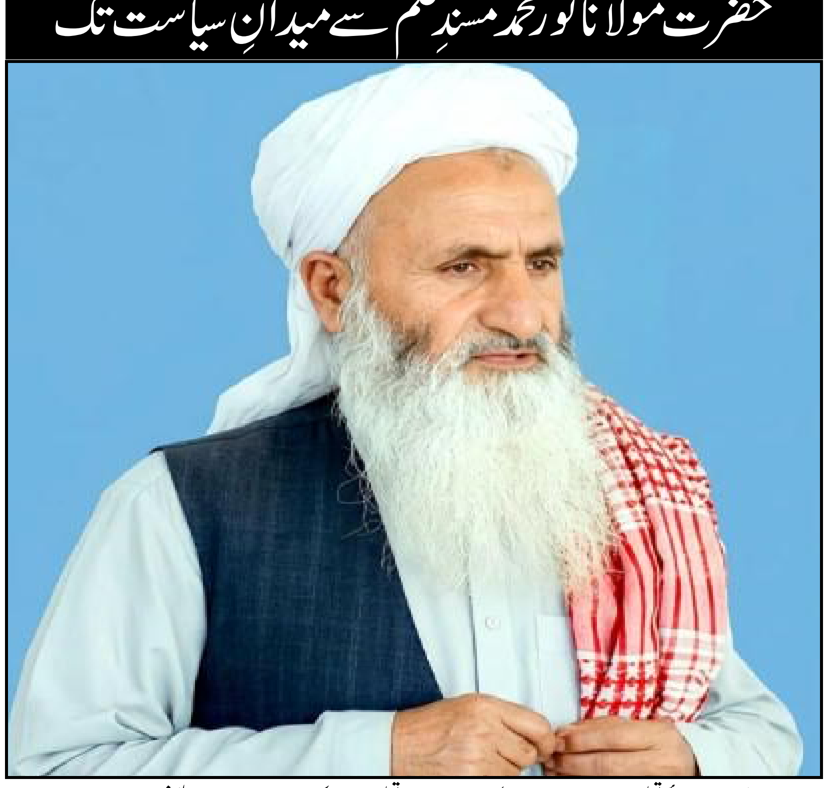

قطرہ قطرہ
عبدالصمد حقیار

بلوچستان کی دینی و سیاسی رہنماؤں کی تاریخ کا تذکرہ حضرت شیخ الحدیث مولانا نور محمدؒ کے ذکر کے بغیر ادھورا محسوس ہوتا ہے۔ جمعیت علماء اسلام کے ممتاز مرکزی رہنما ضلع کوئٹہ کے سابق امیر اور دینی و سیاسی میدان میں نمایاں خدمات انجام دینے والی اس شخصیت نے اپنی پوری زندگی علم دعوت جماعت اور عوامی خدمت کے لیے وقف کیے رکھی مولانا نور محمدؒ اپنی سادہ مزاجی درویشانہ طبیعت تواضع ملنساری اور بے تکلفی کے باعث ہر طبقے میں قدر و منزلت کی نگاہ سے دیکھے جاتے تھے۔ وہ ان لوگوں میں سے تھے جنہوں نے منصب کو اپنی زندگی کا معیار نہیں بننے دیا بلکہ منصب کو خدمتِ خلق کا ذریعہ سمجھا صوبائی وزیر بلدیات سے لے کر رکن قومی اسمبلی جیسے اہم مناصب تک پہنچنے کے باوجود ان

کی طرزِ زندگی میں کوئی نمایاں تبدیلی نہیں آئی اقتدار کے ایوانوں تک رسائی کے باوجود ان کے مزاج میں وہی عاجزی وہی سادگی وہی خاک نشینی اور وہی درویشی برقرار رہی۔ درس و تدریس سے لے کر سیاسی و پارلیمانی میدان تک ان کی زندگی جدوجہد اخلاص اور خدمت کا روشن باب تھی۔ وہ کارکنوں اور عوام کے درمیان رہتے ان کے مسائل سنتے اور اپنی استطاعت کے مطابق ان کی داد رسی کی کوشش کرتے ان کے لیے عوام سے تعلق محض وقتی یا سیاسی ضرورت نہیں بلکہ خدمت اور ذمہ داری کا تقاضا تھا۔ مولانا نور محمدؒ کی شخصیت کا ایک نمایاں وصف یہ تھا کہ وہ نمود و نمائش سے ہمیشہ گریزاں رہے بڑے منصب پر فائز ہونے کے باوجود ان کے اندر منصب کا غرور پیدا نہ ہوا۔ ان کی زندگی اس بات کی عملی مثال تھی کہ انسان بلندیِ منصب حاصل کر کے بھی سادگی عاجزی اور اپنے اصل مزاج کو برقرار رکھ سکتا ہے۔ دینی تعلیم و تدریس جماعتی خدمات عوامی رابطے اور پارلیمانی سیاست زندگی کے ہر میدان میں انہوں نے اپنے نقوش چھوڑے ان کی زندگی کا سب سے نمایاں پہلو یہی تھا کہ منصب بدلتے رہے مگر مزاج نہ بدلا، حالات بدلتے رہے مگر سادگی نہ بدلی، ایوانِ اقتدار تک پہنچے مگر درویشی اور خاک نشینی کو ترک نہ کیا۔

حضرت مولانا نور محمدؒ کی ابتدائی زندگی اور علمی و سیاسی سفر کا مطالعہ کیا جائے تو علم و عمل درس و تدریس دینی خدمت اور سیاسی جدوجہد ایک دوسرے سے جڑے ہوئے دکھائی دیتے ہیں۔ وہ ان اہلِ علم میں سے تھے جنہوں نے اقتدار کے ایوانوں میں پہنچ کر بھی مدرسے درس گاہ اور عوام سے اپنا تعلق منقطع نہیں کیا حضرت کی ابتدائی زندگی کے حوالے سے حاصل معلومات یہ ہیں کہ آپ کی پیدائش 1949ء میں ہوئی آپ کے والد محترم کا نام لعل محمد تھا۔ آپ کا تعلق خواجہ ذئی قوم سے تھا آپ کی ابتدائی تربیت ایک دینی ماحول میں ہوئی علمِ دین سے محبت اور حصولِ علم کا ذوق بچپن ہی سے آپ کی شخصیت کا حصہ بن گیا تھا۔ حضرت مولانا نور محمدؒ نے ابتدائی تعلیم اپنے والد محترم سے حاصل کی ابھی عمر صرف سات سال تھی کہ اپنے ماموں مولوی جمال الدینؒ کے ہمراہ بدوان چلے گئے جہاں مسجد میں دینی تعلیم کا سلسلہ شروع کیا۔ بعد ازاں انہوں نے اغبرگ، نوحصار اور قلعہ کاسی کی مختلف مساجد میں تعلیم حاصل کی یہ وہ زمانہ تھا جب بلوچستان کے دیہی علاقوں میں مساجد ہی بنیادی دینی مراکز کا کردار ادا کرتی تھیں اور طلبہ ایک مسجد سے دوسری مسجد تک سفر کر کے علم حاصل کرتے تھے۔ بعد میں آپ نے مدرسہ عربیہ مظہر العلوم شالدرہ کوئٹہ میں باقاعدہ تعلیم حاصل کی اس کے بعد درسِ نظامی کی تکمیلی کتب حضرت مولانا عبداللہ جان غرشینان پشین والے سے پڑھیں۔ اس کے بعد اعلیٰ دینی تعلیم کے لیے آپ اُس وقت کی عظیم دینی درس گاہ جامعہ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک تشریف لے گئے وہاں آپ نے موقوف علیہ اور دورۂ حدیث کی تعلیم حضرت مولانا عبدالحقؒ، مولانا عبدالحلیم زر بویؒ، مولانا محمد علیؒ اور مفتی محمد فریدؒ جیسے جلیل القدر اساتذہ سے حاصل کی آپ نے 1968ء بمطابق 1389ھ میں وفاق المدارس العربیہ کے امتحان میں اعلیٰ نمبروں سے کامیابی حاصل کی اس وقت وفاق المدارس العربیہ کے صدر حضرت علامہ محمد یوسف بنوریؒ اور ناظمِ اعلیٰ حضرت مفتی محمودؒ تھے۔ آپ نے درسِ نظامی کی مکمل تعلیم تقریباً تیرہ سال کے عرصے میں مکمل کی مولانا نور محمدؒ نے صرف درسِ نظامی تک اپنا علمی سفر محدود نہیں رکھا بلکہ قرآن کریم کی قرأت تجوید اور ترجمہ بھی باقاعدہ اہلِ علم سے حاصل کیا۔ 1965ء میں جامع مسجد عیدگاہ توغی روڈ کوئٹہ سے قرأت و تجوید کی تعلیم حاصل کی بعد ازاں 1968ء میں جامعہ مخزن العلوم خان پور میں حافظ الحدیث حضرت مولانا عبداللہ درخواستیؒ سے ترجمۂ قرآن پڑھا۔ اسی طرح علمِ حدیث حضرت مولانا نصیر الدین غورغشتویؒ، علامہ محمد یوسف بنوریؒ اور مفتی محمودؒ جیسے جلیل القدر اکابر سے حاصل کیا۔ یہ علمی سلسلہ اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ مولانا نور محمدؒ کی شخصیت صرف سیاسی میدان تک محدود نہیں تھی بلکہ ان کی بنیاد گہری دینی تعلیم اساتذہ کی صحبت اور علومِ دینیہ کے باقاعدہ حصول پر قائم تھی۔ حصولِ علم کے بعد مولانا نور محمدؒ نے اپنی زندگی کا بڑا حصہ تدریس اور دینی خدمت کے لیے وقف کیا۔ آپ مدرسہ دارالعلوم اسلامیہ پشتون آباد کوئٹہ کے بانی و مہتمم تھے۔ یہ ادارہ ان کی علمی اور تدریسی جدوجہد کی ایک نمایاں یادگار ہے۔ ان کی شخصیت کا یہ پہلو خصوصی توجہ کا مستحق ہے کہ صوبائی وزارت اور قومی اسمبلی کی رکنیت جیسی سیاسی ذمہ داریوں کے باوجود درس و تدریس کا سلسلہ ترک نہیں کیا۔ زندگی کے آخری لمحات تک ان کا تعلق سیاست کے ساتھ ساتھ درس و تدریس سے بھی قائم رہا۔

مولانا نور محمدؒ نے عملی سیاست میں بھی نمایاں مقام حاصل کیا۔ 1988ء میں جمعیت علماء اسلام کے ٹکٹ پر PB-1 سے بلوچستان اسمبلی کے رکن منتخب ہوئے اور صوبائی کابینہ میں وزیرِ بلدیات کا منصب سنبھالا۔ اسی عرصے میں وہ جمعیت علماء اسلام ضلع کوئٹہ کے امیر بھی رہے۔ یہ مرحلہ ان کی سیاسی زندگی کا ایک اہم باب تھا۔ ایک طرف وہ صوبائی حکومت میں انتظامی ذمہ داریاں ادا کر رہے تھے اور دوسری طرف درس و تدریس اور دینی خدمات کا سلسلہ بھی جاری رکھے ہوئے تھے۔ مولانا نور محمدؒ کی سیاسی زندگی کا ایک اور اہم سنگِ میل 2002ء کے عام انتخابات تھے جب وہ جمعیت علماء اسلام کے پلیٹ فارم سے متحدہ مجلس عمل کے امیدوار کی حیثیت سے کوئٹہ سے قومی اسمبلی کے رکن منتخب ہوئے یوں ایک ایسے عالمِ دین نے جن کی شناخت مدرس شیخ الحدیث اور دینی رہنما کی حیثیت سے تھی قومی پارلیمان میں بھی اپنے عوام کی نمائندگی کی۔ ان کی یہ کامیابی ان کی طویل دینی سیاسی اور تنظیمی جدوجہد کا ایک اہم مرحلہ تھی۔ مولانا نور محمدؒ کی شخصیت کا ایک نمایاں پہلو ان کی سادگی اور بے تکلفی تھی۔ دورانِ اقتدار انہوں نے ذاتی مفاد اور نمود و نمائش سے خود کو دور رکھا اور سادہ طرزِ زندگی اختیار کیے رکھا ان کے نزدیک منصب اپنی ذات کے لیے نہیں بلکہ خدمت اور ذمہ داری کا ذریعہ تھا۔ پارلیمانی سیاست تک پہنچنے سے پہلے مولانا نور محمدؒ نے سیاسی جدوجہد کے دوران قید و بند کی صعوبتیں بھی برداشت کیں۔ یہی وجہ ہے کہ ان کی سیاسی زندگی کو صرف اسمبلی کی نشستوں اور حکومتی عہدوں کے حوالے سے دیکھنا ان کی جدوجہد کے ایک اہم حصے کو نظرانداز کرنے کے مترادف ہوگا۔ ان کی سیاسی زندگی میں تنظیمی جدوجہد دینی وابستگی مشکلات کا سامنا اور پارلیمانی کردار سب ایک دوسرے سے جڑے ہوئے تھے۔ مولانا نور محمدؒ کی شخصیت کا شاید سب سے خوبصورت پہلو یہی تھا کہ ان کے ہاں محراب و منبر مدرسہ اور پارلیمان ایک دوسرے سے جدا نہیں تھے۔ وہ ایک طرف شیخ الحدیث تھے دوسری طرف ایک دینی ادارے کے بانی و مہتمم ایک طرف جمعیت علماء اسلام کے اہم رہنما تھے دوسری طرف بلوچستان اسمبلی کے رکن اور وزیر اور بعد ازاں قومی اسمبلی میں بھی کوئٹہ کی نمائندگی کی یوں ان کی زندگی مختلف میدانوں میں پھیلی ہوئی تھی لیکن ان تمام میدانوں کے مرکز میں علمِ دین خدمت اور عوامی وابستگی کا جذبہ نمایاں رہا۔ زندگی کا سفر بہرحال ایک دن اختتام پذیر ہوتا ہے۔ جب وقتِ اجل آ پہنچتا ہے تو دنیا کی کوئی قوت کوئی طاقت دولت یا منصب انسان کو روک نہیں سکتا۔ ہمارا ایمان ہے کہ ہر انسان نے ایک نہ ایک دن داعیِ اجل کو لبیک کہنا ہے۔ چنانچہ اسی اٹل قانونِ قدرت کے تحت 5 اکتوبر 2012ء کو حضرت مولانا نور محمدؒ اس دارِفانی سے رخصت ہوئے۔ ان کی وفات سے بلوچستان کی دینی و سیاسی زندگی ایک ایسی شخصیت سے محروم ہوگئی جس نے علم تدریس جماعتی جدوجہد سیاسی و پارلیمانی خدمت اور عوامی رابطے کے مختلف میدانوں میں اپنا کردار ادا کیا۔ آج جب ہم بلوچستان کی دینی و سیاسی تاریخ کے اوراق پلٹتے ہیں تو مولانا نور محمدؒ کا نام ایک ایسے عالمِ دین کے طور پر سامنے آتا ہے جنہوں نے اپنے عہد کے مختلف چیلنجز کا سامنا کیا اور دینی و سیاسی میدان میں اپنی خدمات انجام دیں۔ ان کی زندگی علم، سادگی، دینی خدمت، جماعتی وابستگی اور عوامی خدمت کا ایک ایسا روشن باب ہے جو ان کے متعلقین شاگردوں اور کارکنوں کے دلوں میں ہمیشہ زندہ رہے گا۔

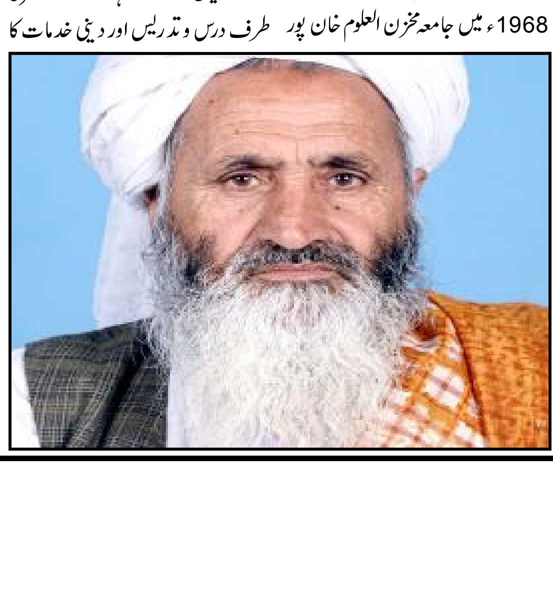

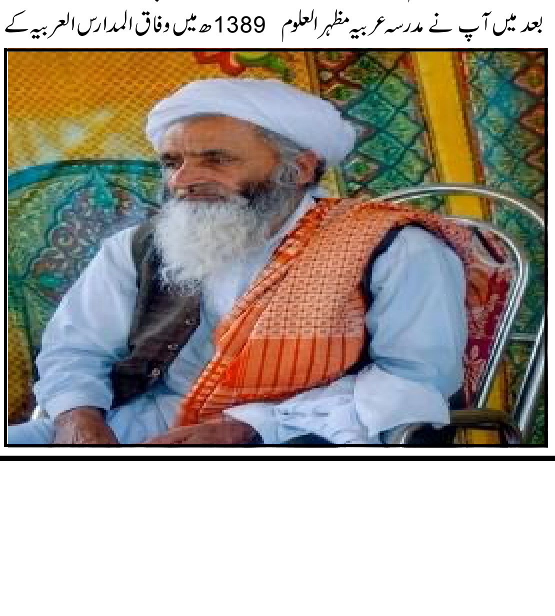

بقیہ 1

کرتی ہے اگر معیاری تعلیم کے فروغ کی خاطر چند لاکھ روپے پرائیویٹ تعلیمی اداروں کو بھی فراہم کیے جائیں تو اس میں کوئی حرج نہیں۔ میں نجی تعلیمی اداروں کیلئے مختص گرانٹ کو دوبارہ بحال کرانے کیلئے اپنا کردار ادا کرونگا۔ گورنر بلوچستان نے منعقدہ تقریب میں ٹیبلو پیش کرنے والی بچیوں کیلئے ایک لاکھ روپے نقد انعام دینے کا اعلان کیا۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے عالمی یوم اساتذہ کی مناسبت سے منعقدہ تقریب میں شرکاء سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ اس موقع پر بلوچستان بورڈ آف انٹرمیڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن (BBISE) کے چیرمین محمد اسحاق، ملک رشید کاکڑ اور لیاقت علی ہزارہ سمیت پرائیویٹ تعلیمی اداروں کے اساتذہ کی ایک بڑی تعداد موجود تھی۔ اس موقع پر گورنر بلوچستان جعفر خان مندوخیل نے کہا کہ اساتذہ کرام کی اتنی بڑی تعداد میں شرکت اس امر کا ثبوت ہے کہ ہمارے معاشرے میں تعلیم، علم اور استاد کے مقام کو آج بھی خصوصی اہمیت حاصل ہے۔ پانچ اکتوبر کو ہر سال عالمی یوم اساتذہ کے طور پر منانے کا بنیادی مقصد اساتذہ کے عظیم کردار، گرانقدر خدمات اور معاشرتی وقار کو اجاگر کرنا اور دنیا بھر میں تعلیم کے فروغ کیلئے اُن کی انتھک کاوشوں کو خراجِ تحسین پیش کرنا ہے۔ انہوں نے کہا کہ دنیا کے ہر مہذب معاشرے میں استاد کو عزت و احترام کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ استاد کسی بھی قوم کا محسن ہوتا ہے۔

بقیہ 2

بیسڈ کارروائی میں جہنم واصل کرنے پر سکیورٹی فورسز کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے کہا ہے کہ بیرونی سرپرستی اور مقامی سہولت کاروں کی مدد سے سرگرم عمل دہشت گردوں کے ناپاک عزائم کو ہرگز کامیاب نہیں ہونے دیں گے، دہشت گردی کے خلاف جنگ میں پوری قوم سکیورٹی فورسز کے شانہ بشانہ کھڑی ہے، ملک میں امن و استحکام کیلئے دہشت گردی کا مکمل خاتمہ ناگزیر ہے۔ اتوار کو ایوان صدر کے میڈیا ونگ سے جاری بیان کے مطابق صدر مملکت نے آپریشن کے دوران بھارتی اسلحہ و گولہ بارود قبضے میں لینے اور فتنہ الخوارج کے تین اہم سرغنوں کے خاتمے پر سکیورٹی اہلکاروں کی بھرپور حوصلہ افزائی کی۔ صدر مملکت نے کہا کہ بیرونی سرپرستی اور مقامی سہولت کاروں کی مدد سے سرگرم عمل دہشت گردوں کے ناپاک عزائم کو ہرگز کامیاب نہیں ہونے دیں گے۔ انہوں نے کہا کہ عزم استحکام وژن کے تحت فتنہ الخوارج کے خلاف کارروائیاں پوری قوت کے ساتھ جاری رکھی جائیں۔ صدر زرداری نے کہا کہ ملک سے دہشت گردی کے جڑ سے خاتمے کے لئے قومی عزم غیر متزلزل ہے، پوری قوم سکیورٹی فورسز کے بہادر سپوتوں کو ملکی امن و سلامتی کی خاطر قربانی پر سلام پیش کرتی ہے

بقیہ 3

حامی تھے۔ ایک بیان میں خواجہ آصف نے کہا کہ جن معصوم شہدا کی بات کی جا رہی ہے، ان کی ملکیت لینے سے بھی انکار کیا جا رہا ہے، فوجی شہدا کی بات تو رہنے دیں، کیا کسی ایک سویلین شہید کے گھر بھی فاتحہ کیلئے گئے ہیں؟ انہوں نے کہا کہ خیبر پختونخوا میں دہشت گردی بانی پی ٹی آئی لے کر آئے، اسمبلی کی تقاریر اور میڈیا کا ریکارڈ اس بات کا گواہ ہے، ٹی وی پر ان سے اس معاملے پر مناظرہ بھی کیا جا سکتا ہے۔ وزیر دفاع نے کہا کہ مرکز سے اقتدار جانے کے بعد خیبر پختونخوا کے ہر وزیر اعلیٰ نے وفاق پر حملہ کیا، جبکہ 9 مئی اس کے علاوہ ہے، ان کا الزام تھا کہ خیبر پختونخوا کی قیادت سرکار کا مال خود بھی لوٹتی ہے اور دہشت گردوں کو بھتے کی صورت میں حصہ دیتی ہے۔ خواجہ آصف نے کہا کہ آپ دہشت گردوں کے پارٹنر ہیں اور خیبر پختونخوا میں بہنے والے خون سے آپ کے ہاتھ بھی رنگے ہیں

بقیہ 4

نوجوانوں کیلئے مواقع میں اضافے کیلئے شعبہ تدریس کو مضبوط بنانا ناگزیر ہے، عصر حاضر کے تقاضوں کے مطابق اساتذہ کی تعلیم، پیشہ ورانہ ترقی اور معاون تدریسی ماحول میں مسلسل سرمایہ کاری جاری رکھنا ہوگی، استاد اور طالب علم کے درمیان بنیادی تعلق کو برقرار رکھتے ہوئے اساتذہ کو نئی ٹیکنالوجیز کے استعمال کیلئے معاونت فراہم کی جانی چاہیے، نظام تعلیم کو قابلیت شناس، معیاری اور عالمی تقاضوں کے مطابق بنانا حکومت کی اولین ترجیح ہے۔ عالمی یوم اساتذہ کے موقع پر اپنے پیغام میں آصف علی زرداری نے پاکستان سمیت دنیا بھر کے اساتذہ کو مبارکباد پیش کرتے ہوئے تعلیم، انسانی ترقی اور قومی تعمیر میں ان کی گراں قدر خدمات کو خراج تحسین پیش کیا۔ انہوں نے کہا کہ اساتذہ ہر تعلیمی نظام کا مرکز و محور ہوتے ہیں جو علم کی فراہمی کے ساتھ ساتھ طالب علموں میں تحقیق و جستجو کو پروان چڑھانے، کردار سازی اور نوجوانوں کو معاشرے کے ذمہ دار اور مفید ارکان بننے کیلئے درکار مہارتوں اور اقدار سے روشناس کراتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اساتذہ کا اثر و کردار کلاس روم سے کہیں آگے تک پھیلا ہوا ہے اور اس کے اثرات خاندانوں اور معاشروں کی زندگیوں میں نمایاں ہوتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اس سال عالمی یوم اساتذہ کی اہمیت اس لیے بھی بڑھ گئی ہے کہ یہ ''اساتذہ کے مقام'' سے متعلق 1966 کی آئی ایل او/یونیسکو سفارشات کی 60ویں سالگرہ کے موقع پر منایا جا رہا ہے۔ اس سال کا موضوع ''اساتذہ کے ساتھ کھڑا ہونا، 60 سال تک پیشے کا تحفظ، ان کے مرتبے کو آگے بڑھانا اور ہمارے مستقبل کی تشکیل'' اساتذہ کی اہمیت کو تسلیم کرنے اور انہیں درکار پیشہ ورانہ معاونت اور مواقع فراہم کرنے کی ضرورت اجاگر کرتا ہے۔ صدر مملکت نے کہا کہ پاکستان میں تعلیم کے معیار کو بہتر بنانے اور بچوں و نوجوانوں کیلئے مواقع میں اضافے کیلئے شعبہ تدریس کو مضبوط بنانا ناگزیر ہے

بقیہ 5

شرائط پوری ہونے تک آبنائے ہرمز دوبارہ نہیں کھولی جائے گی۔ ایرانی پارلیمنٹ کے اسپیکر محمد باقر قالیباف نے یہ بات ایرانی میڈیا ادارے سے گفتگو میں کہی، جسے خبر رساں ادارے نے رپورٹ کیا۔ قالیباف کے مطابق امریکا نے ثالث کے ذریعے حال ہی میں کچھ تجاویز ایران تک پہنچائی ہیں، تاہم تہران کا مؤقف واضح اور مضبوط ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ امریکا کی جانب سے وقت ضائع کرنے اور یکطرفہ مطالبات مسلط کرنے کا دور ختم ہو چکا ہے

بقیہ 6

کہا کہ بلوچستان کے اساتذہ بالخصوص دور دراز علاقوں میں محدود وسائل اور مختلف مشکلات کے باوجود بچوں کو تعلیم سے آراستہ کرنے کیلئے قابل قدر خدمات انجام دے رہے ہیں، ان کی محنت اور خدمات احترام اور تحسین کی مستحق ہیں۔ انہوں نے کہا کہ بچیوں کی تعلیم کے فروغ میں خواتین اساتذہ کا کردار نہایت اہم ہے، ایک تعلیم یافتہ بچی آگے چل کر اپنے خاندان اور معاشرے میں مثبت تبدیلی کا ذریعہ بنتی ہے اور اس پورے سفر میں استاد کا کردار بنیادی اہمیت رکھتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت بلوچستان صوبے میں تعلیمی نظام کی بہتری، اسکولوں میں بنیادی سہولیات کی فراہمی، اساتذہ کی پیشہ ورانہ استعداد بڑھانے اور تدریسی معیار بہتر بنانے پر توجہ دے رہی ہے

بقیہ 7

ادا کرنے اور وفاقی حکومت کی پالیسی کے مطابق تعاون کرنے پر تیار ہیں، دہشتگردی کیخلاف تعاون نہ کرنے کی بات کسی طور پر قابل قبول نہیں، اس وجہ سے معاہدہ نہیں ہوسکا۔ رانا ثناء اللہ نے کہا کہ عمران خان کی ملاقات، علاج معالجے سے متعلق باتیں چھوٹی باتیں تھیں، انہیں یقین دلایا تھا کہ قانون اور جیل ضابطوں کے مطابق پہلے بھی عمل ہو رہا ہے اور اب بھی عمل ہوگا، اگر آپ ملاقاتوں کو سیاسی مقاصد کیلئے استعمال نہیں کریں گے تو رکاوٹ نہیں ڈالیں گے۔ رانا ثناء اللہ نے واضح کیا کہ لانگ مارچ کو اسلام آباد کی حدود میں داخل ہونے نہیں دیا جائیگا، کسی بھی قسم کے انتشار کو قانون کی طاقت سے روکا جائے گا۔ حکومتی مذاکراتی کمیٹی کی رکن شیری رحمان نے کہا کہ ہم نے ان کے خدشات سنے ہیں، 4 مرتبہ ڈرافٹ تبدیل کیا گیا، دہشتگردی پر کوئی سمجھوتہ نہیں کرسکتے، لانگ مارچ اور دوسری چیزوں پر انہوں نے ایگریمنٹ سے انکار کردیا ہے۔

بقیہ 8

آفریدی کر رہے ہیں، جنید اکبر اور دیگر رہنما بھی وزیر اعلیٰ سہیل آفریدی کے ہمراہ ہیں۔ وزیر اعلیٰ کے اعلان کے مطابق قافلہ آج 4 اکتوبر کو دوپہر ایک بجے ٹانک، ڈیرہ اسماعیل خان، جنوبی وزیرستان، شمالی وزیرستان، بنوں اور لکی مروت کے قافلے گنڈی چوک لکی مروت سے لانگ مارچ میں شامل ہونے کے بعد رات قیام کرک کے قریب کرنے کا بنایا گیا۔ (آج) پیر 5 اکتوبر کو دوپہر 12 بجے کرک کے عوام بھی لانگ مارچ کا حصہ بنیں گے اور قافلہ ساڑھے 12 بجے وہاں سے روانہ ہوکر رات کوہاٹ کے قریب قیام کرے گا۔ منگل 6 اکتوبر کو دوپہر 12 بجے کوہاٹ، ہنگو، کرم اور اورکزئی کے قافلے شریک ہوں گے۔ کوہاٹ سے قافلہ پشاور کی جانب روانہ ہوگا اور رات پشاور کے قریب قیام کیا جائے گا۔ بدھ 7 اکتوبر کو پشاور کے بشہ بیرہ سے دوپہر ساڑھے 12 بجے قافلہ روانہ ہوگا، جہاں خیبر ضلع کے عوام بھی لانگ مارچ میں شامل ہوں گے۔ پشاور کے دیگر حلقوں کے قافلے کوہاٹ روڈ پل اور موٹروے ٹول پلازہ پر مارچ کا حصہ بنیں گے، جبکہ رات چارسدہ انٹرچینج کے قریب قیام ہوگا۔ جمعرات 8 اکتوبر کو دوپہر ساڑھے 12 بجے چارسدہ انٹرچینج سے روانگی ہوگی

بقیہ 9

کی ممتاز جامعات میں پی ایچ ڈی اسکالرشپس حاصل کرکے اعلیٰ تعلیم کے حصول کیلئے جا چکے ہیں۔ ان میں کوئٹہ سے تعلق رکھنے والی فرزانہ انور کو برطانیہ کی یونیورسٹی آف لیڈز میں مالیکیولر اینڈ سیل بائیولوجی، بارکھان کے اکبر جان کو ڈنمارک کی یونیورسٹی آف کوپن ہیگن میں فوڈ سائیبج اینڈ فوڈ سیفٹی، قلعہ سیف اللہ کے عمران خان کو کینیڈا کی یونیورسٹی آف البرٹا میں ایگریکلچر، فاریسٹ بائیولوجی اینڈ، کوہلو کی حمیرا یونس کو آسٹریلیا کی یونیورسٹی آف کوئنز لینڈ میں پولیٹیکل اینڈ انٹرنیشنل اسٹڈیز، خاران کی ماہ نور سید کو برطانیہ کی یونیورسٹی آف برسٹل میں جینڈر پریٹی جبکہ قلات کے عبدالقاہر کو ملائیشیا کی یونیورسٹی ملایا! میں اسٹرکچر کے شعبے میں پی ایچ ڈی اسکالرشپ فراہم کی گئی۔ وزیر اعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی نے عالمی سطح کے پی ایچ ڈی اسکالرشپ پروگرام کے اجرا پر مسرت کا اظہار کرتے ہوئے کہا ہے کہ یہ پروگرام بلوچستان کے روشن مستقبل کی نوید ہے۔ نوجوانوں کو دنیا کی بہترین جامعات تک پہنچانے کا سفر شروع ہو چکا ہے

بقیہ 10

مطابق پیٹرول 2 روپے 10 پیسے فی لیٹر مہنگا کر دیا گیا جس کے بعد پیٹرول کی نئی قیمت 392 روپے 76 پیسے ہوگئی ہے۔

بقیہ 11

کو نقصان ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ حکومت نے خلوص سے مذاکرات کے ذریعے مسئلہ حل کرنے کی کوشش کی۔ اتفاق رائے ہوا لیکن باہر سے پیغام آنے پر مذاکرات ناکام ہوئے۔ احسن اقبال نے کہا کہ یہ تحریک انصاف نہیں، تحریک انتشار ہے۔ بانی پی ٹی آئی جیل سے لانگ مارچ کے ذریعے نہیں نکل سکتے۔ پی ٹی آئی خیبر پختونخوا میں انتشار پیدا کر کے دہشتگردوں کو سہولت دے رہی ہے۔

بقیہ 12

رسائی کیوں ناقابل قبول قرار دی؟ خیبر پختونخوا میں وسیع مشاورت پر مبنی سکیورٹی حکمت عملی کیوں قبول نہیں کی؟ مذاکرات سے متعلق پاکستان تحریک انصاف کی جانب سے اعلامیہ جاری کیا گیا جس میں پی ٹی آئی نے کہا کہ ہمارے اور حکومتی مذاکرات بغیر کسی خاطر خواہ پیش رفت کے ختم ہوئے۔ مذاکرات میں بنیادی ڈیڈلاک بانی پی ٹی آئی عمران خان تک فوری رسائی کے معاملے پر رہا، حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ قیادت کو عمران خان سے فوری مشاورت کی اجازت دی جائے۔ پی ٹی آئی نے کہا کہ عمران خان سے مشاورت قومی اور سیاسی معاملات پر فیصلہ سازی کیلئے ضروری ہے، حکومت نے عمران خان تک رسائی کو معاہدے کا حصہ بنانے سے انکار کیا، خیبر پختونخوا میں دہشت گردی کی صورتحال بھی مذاکرات میں اہم معاملہ رہی، دہشت گردی کا خاتمہ، شہریوں کا تحفظ اور پائیدار امن قومی ترجیح ہونی چاہیے۔

بقیہ 13

پاکستان تحریک انصاف پر تنقید کرتے ہوئے عطا تارڑ نے کہا کہ پی ٹی آئی کو اپنی پالیسی کے بارے میں واضح فیصلہ کرنا ہوگا کہ وہ پاکستان کے ساتھ کھڑی ہے یا افغانستان کے ساتھ۔ انہوں نے کہا کہ یہ لوگ اپنی دوغلی پالیسی ترک کرنے کو تیار نہیں۔ وزیر اطلاعات نے کہا کہ پی ٹی آئی والے یوٹرن لینے کے ماہر ہیں، یوٹرن لینے کو اس پر فخر کرتے ہیں اور کسی ایک بات پر قائم نہیں رہتے۔ وفاقی وزیر اطلاعات نے کہا کہ پی ٹی آئی کو فیصلہ کرنا ہوگا کہ وہ پاکستان کے ساتھ ہے یا افغانستان کے ساتھ، ان کے مطابق سہولیات پاکستان سے حاصل کی جاتی ہیں تاہم ہمدردیاں دہشتگردوں کے ساتھ ہیں

بقیہ 14

حوالے سے حتمی فیصلہ ہونے کے بعد ہی باضابطہ جواب دیا جائے گا۔ انہوں نے واضح کیا کہ اگر اسلامی جمہوریہ ایران کی جانب سے کوئی حتمی جواب تیار کیا گیا تو اسے مناسب اور متعلقہ سفارتی ذرائع کے ذریعے امریکا تک پہنچایا جائے گا۔

بقیہ 15

پیپلز ٹرین کا انجن اتوار کی صبح کچلاک اسٹیشن پر ٹریک سے اترا شہریوں نے واقعہ پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے کہا ہے اسٹیشن پر ٹریک پرانا ہے۔ ریلوے حکام کے مطابق ابتدائی تحقیقات سے معلوم ہوا ہے کہ واقعہ یارڈ سے فش پلیٹ چوری ہونے کی وجہ سے پیش آیا، جبکہ واقعے کی مزید تحقیقات جاری ہیں۔ ریلوے حکام کا موقف ہے کہ کچلاک اسٹیشن کے یارڈ میں شنٹنگ اور ریورسنگ کے دوران جناح پیپلز ٹرین کا انجن نمبر 5120 پٹری سے اتر گیا۔ کسی قسم کا نقصان نہیں ہوا واقعے کے بعد متبادل انجن نمبر 5126 کے ذریعے ٹرین روانہ کر دیا گیا

بقیہ 16

واپس لینے کیلئے بڑے فوجی آپریشن کا اعلان کر دیا ہے جبکہ یمنی فورسز نے حوثیوں کے خلاف مختلف کارروائیوں میں کم از کم 700 حوثی جنگجوؤں کی ہلاکت کا بھی دعویٰ کیا ہے۔ اتوار کو ٹیلی ویژن پر قوم سے خطاب کرتے ہوئے سعودی حمایت یافتہ حکومت کے سربراہ رشاد العلیمی نے اعلان کیا کہ حکومتی فورسز پورے ملک میں ریاست اور اس کے اداروں کی رٹ بحال کریں گی

بقیہ 17

بابا کوٹ پولیس تھانے کی حدود میں عوام اور پولیس نے ڈکیتی کی کوشش ناکام بناتے ہوئے فائرنگ کے تبادلے کے بعد ایک ڈکیت کو پکڑ لیا جبکہ دو فرار ہوگئے پکڑے جانے والا ڈکیت قمرانی قوم سے بتایا جاتا ہے پولیس نے گرفتار ملزم سے تفتیش شروع کر دی۔

بقیہ 18

کے علاوہ دیگر تمام متعلقہ تبادلوں پر نظر ثانی کرکے عدالتی حکم پر من وعن عمل درآمد یقینی بنایا جائے۔ چیف جسٹس عدالت عالیہ بلوچستان جسٹس محمد کامران خان ملاخیل اور جسٹس محمد نجم الدین مینگل پر مشتمل دو رکنی بینچ نے ڈائریکٹر (اسکولز)، محکمہ تعلیم کے خلاف دائر آئینی درخواست کی سماعت کرتے ہوئے یہ احکامات جاری کیے۔ درخواست گزار خیر محمد شاہین کی جانب سے موقف اختیار کیا گیا کہ محکمہ تعلیم میں بی پی ایس 01 سے بی پی ایس 15 تک کے تدریسی اور غیر تدریسی عملے کی تقرریاں یونین کونسل کی بنیاد پر، جبکہ بی پی ایس 16 اور اس سے اوپر کے ملازمین کی تقرریاں ڈویژنل بنیادوں پر کی جاتی ہیں۔ تاہم، متعلقہ علاقوں میں ابتدائی تقرری اور تعیناتی کے بعد بعض ملازمین مختلف طریقوں سے اپنا تبادلہ کوئٹہ ضلع میں کروانے میں کامیاب ہو جاتے ہیں

بقیہ 19

نے واضح کیا ہے کہ ہمارا سب سے پہلا مطالبہ عمران خان سے ملاقات ہے جس کے بارے میں حکومت کی طرف سے واضح یقین دہانی نہیں کروائی گئی۔ سوشل میڈیا پر جاری بیان میں انہوں نے کہا کہ خیبر پختونخوا دہشت گردی کے خلاف جنگ میں پاکستان کا فرنٹ لائن صوبہ ہے، گزشتہ کئی برس کے دوران یہاں پولیس، سی ٹی ڈی، اسپیشل برانچ اور دیگر سکیورٹی اداروں کے اہلکاروں نے عوام کے تحفظ اور امن کے قیام کیلئے اپنی جانوں کے نذرانے پیش کیے ہیں

بقیہ 20

کی حدود دوپاشاخ گوٹھ شاہ میر رند کے علاقے لنک سڑک کنارے بارودی مواد کی اطلاع پر پولیس اور سیکورٹی فورسز موقع پر پہنچ کر ناکارہ بنا دیا گیا یوں دہشت گردی کا منصوبہ ناکام بنا دیا گیا سیکورٹی فورسز نے علاقے کی ناکہ بندی کر کے سرچ آپریشن کے بعد کلیئر کر دیا گیا

بقیہ 21

آور فرار گرفتاری کیلئے پولیس کے چھاپے جاری پولیس کے مطابق ڈیرہ مراد جمالی سٹی پولیس تھانے کی حدود دنی این ٹی کالونی میں گزشتہ شب مسلح افراد جن کی تعداد بیس سے پچیس کے درمیان بتائی جا رہی ہے سی ڈی ٹی انسپکٹر نصر اللہ ابڑو کے گھر پر حملہ کیا اور گھر پر شدید فائرنگ کی گئی جس سے اہل علاقے میں شدید خوف و ہراس پھیل گیا جبکہ فائرنگ سے اہل خانہ محفوظ رہے واقعے کی اطلاع پر پولیس کی فوری اور موثر کارروائی جار حملہ آور گرفتار اسلحہ برآمد جبکہ دیگر رات کی تاریکی میں فرار ہوگئے پولیس کے مطابق دیگر حملہ آوروں کی گرفتاری کیلئے چھاپے مارے جارہے ہیں

بقیہ 22

، موسیانی، سردار شائستہ خان عمرانی، چیف آفیسر خضدار وڈیرہ صاحب جاموٹ سمیت دیگر قبائلی عمائدین اور سیاسی رہنماؤں سے الگ الگ ملاقاتوں کے دوران کیا گیا ملاقاتوں میں وفود نے اپنے اپنے علاقوں کو درپیش بنیادی، علاقائی اور بلدیاتی مسائل سے صوبائی مشیر کو آگاہ کیا۔ اس موقع پر سڑکوں کی تعمیر و مرمت، صاف پانی کی فراہمی، نکاسی آب، صفائی ستھرائی، بلدیاتی سہولیات اور دیگر عوامی نوعیت کے مسائل سمیت مختلف امور زیر بحث آئے صوبائی مشیر بلدیات نوابزادہ میر حمزہ خان زہری نے کہا کہ ہر شہری کے مسائل کے حل کیلئے ہمارے دروازے بلا تفریق کھلے ہیں، عوامی خدمت محض ذمہ داری نہیں بلکہ حکومت کی بنیادی ترجیحات میں شامل ہے

بقیہ 23

ژوب میں آئی جی بلوچستان کو ضلع میں امن و امان کی مجموعی صورتحال، پولیس کی کارکردگی اور دیگر اہم امور پر تفصیلی بریفنگ دی۔ اس موقع پر آئی جی پولیس محمد طاہر نے افسران اور اہلکاروں کی پیشہ ورانہ صلاحیتوں اور فرائض کی موثر انجام دہی کو سراہتے ہوئے ان کی خدمات کو خراج تحسین پیش کیا۔ بعدازاں آئی جی بلوچستان نے ژوب میں منعقدہ پولیس دربار سے خطاب کرتے ہوئے پولیس اہلکاروں سے براہ راست ملاقات کی، ان کے مسائل سنے اور ان کے فوری حل کیلئے متعلقہ حکام کو ضروری ہدایات جاری کیں۔ انہوں نے اہلکاروں پر زور دیا کہ وہ محنت، لگن اور پیشہ ورانہ جذبے کے ساتھ اپنے فرائض انجام دیتے ہوئے عوام کے جان و مال کے تحفظ کو یقینی بنائیں۔

بقیہ 24

لیے مکمل طور پر پرعزم ہے۔ انہوں نے واضح کیا کہ ریاست میں کسی بھی شہری کے ساتھ ناانصافی ہرگز برداشت نہیں کی جائے گی اور تمام اقدامات قانون کے مطابق ہی عمل میں لائے جائیں گے۔ یاد رہے کہ خاتون ڈاکٹر سونیا نور نے 26 ستمبر کو کوئٹہ پریس کلب میں ایک پریس کانفرنس کے دوران اپنے بہنوئی پر مبینہ تشدد اور ہراساں کرنے کے سنگین الزامات عائد کیے تھے، جس کے بعد صوبائی حکومت کی جانب سے یہ اقدام سامنے آیا ہے۔

بقیہ 25

گردی میں سہولت کاری کا الزام لگا دیا۔ ایک بیان میں اختیار ولی نے کہا کہ دہشت گردی کے سہولت کاروں کے خلاف وقت ضائع کیے بغیر کارروائی کی جائے۔ انہوں نے کہا کہ سہیل آفریدی کا مارچ اب خیبر پختونخوا میں گول گول گھومتا نظر آئے گا۔

بقیہ 26

خان ناصر چیئرمین سینیٹ کے فرائض انجام دیں گے۔ سید یوسف رضا گیلانی بین الپارلیمانی یونین (آئی پی یو) کی 153 ویں اسمبلی میں شرکت کیلئے متحدہ جمہوریہ تنزانیہ روانہ ہوگئے ہیں۔ وہ اسمبلی میں پاکستانی پارلیمانی وفد کی قیادت کر رہے ہیں اور اہم علاقائی و عالمی امور، مسئلہ کشمیر اور دنیا میں بڑھتی کشیدگی کے حوالے سے پاکستان کا موقف پیش کریں گے۔ چیئرمین سینیٹ کی عدم موجودگی کے دوران سیدال خان ناصر ان کی وطن واپسی تک سینیٹ کے امور کی نگرانی اور پارلیمانی و انتظامی ذمہ داریاں انجام دیں گے۔

بقیہ 27

نے کہا ہے کہ بلوچستان قدرتی معدنیات سے مالا مال ہونے کے باوجود پسماندگی اور غربت کا شکار ہے، صوبے کے وسائل کو بروئے کار لا کر بلوچستان سمیت ملک کی معیشت کو مضبوط بنایا جاسکتا ہے، صوبے میں امن وامان کی صورتحال اس قدر خراب ہے کہ ایک ضلع سے دوسرے ضلع تک سفر کرنا بھی مشکل ہو گیا ہے، کنٹریکٹرز کی مشینری جلائی جارہی ہے اور متاثرین کی دادرسی کا موثر نظام نظر نہیں آتا، آل بلوچستان گورنمنٹ کنٹریکٹرز ایسوسی ایشن بلوچستان کی ترقی و خوشحالی اور تعمیر میں اپنا کردار ادا کریں۔ یہ بات انہوں نے کوئٹہ کے مقامی ہوٹل میں آل بلوچستان گورنمنٹ کنٹریکٹرز ایسوسی ایشن کے مرکزی، ڈویژنل اور ضلعی عہدیداروں کی تقریب حلف برداری سے خطاب کرتے ہوئے کہی تقریب سے آل بلوچستان گورنمنٹ کنٹریکٹرز ایسوسی ایشن کے صدر میر عبدالسلام لانگو، چیئرمین ملک عبدالغفار مندوخیل، جنرل سیکرٹری ملک مجیب اللہ مہترزئی، ڈپٹی جنرل سیکرٹری صلاح الدین کبزئی، وائس چیئرمین میر شکیل لہڑی، نوابزادہ داراخان جوگیزئی، حاجی قدیر قریشی، عیسیٰ روشان، شاہ باران کاکڑ، سردارزادہ مقبول احمد لانگو اور دیگر نے بھی خطاب کیا تقریب میں بلوچستان بھر سے آل بلوچستان گورنمنٹ کنٹریکٹرز ایسوسی ایشن کے عہدیداروں اور ٹھیکیداروں نے بڑی تعداد میں شرکت کی۔ تقریب سے خطاب کرتے ہوئے جمعیت علماء اسلام کے صوبائی امیر و سینیٹر مولانا عبدالواسع نے کہا کہ جمعیت علمائے اسلام اصولوں کی جماعت ہے، ٹھیکیداروں اور کنٹریکٹرز کے مسائل حل کرنا حکومت کی ذمہ داری ہے حکومت نے نظریاتی جماعتوں اور مختلف ایسوسی ایشنز پر پابندیاں عائد کر رکھی ہیں ایسی صورتحال میں سیاسی و سماجی شعور رکھنے والے افراد کیسے سامنے آئیں گے۔ مولانا عبدالواسع نے کہا کہ کچھ عناصر سیاسی جماعتوں کو عوام کی رہنمائی کا موقع نہیں دینا چاہتے۔ انہوں نے کہا کہ جمعیت علمائے اسلام آل بلوچستان گورنمنٹ کنٹریکٹرز ایسوسی ایشن کے ساتھ ہے اور آئندہ بھی ان کے ساتھ کھڑی رہے گی آل بلوچستان گورنمنٹ کنٹریکٹرز ایسوسی ایشن بلوچستان کی ترقی، خوشحالی اور تعمیر و ترقی میں اپنا کردار ادا کرے۔ مولانا عبد الواسع نے کہا کہ بلوچستان میں عوام کے تحفظ کیلئے کوئی موثر نظام نظر نہیں آتا، ہمیں اپنے تحفظ کیلئے خود بھی اقدامات کرنا ہوں گے بلوچستان سے عوام کو اپنے آبائی علاقوں سے بے دخل کرنے کا سلسلہ شروع کیا گیا ہے۔

بقیہ 28

کے مطابق 3 اکتوبر کو دوپہر تقریباً 12 بج کر 15 منٹ پر ولید نامی شخص گرلز کالج کے گیٹ پر آیا اور بتایا کہ وہ کالج کی زیر تعلیم اپنی بھابھی کو لینے آیا ہے۔ چوکیدار کی جانب سے انہیں بتایا گیا کہ کالج اوقات کے دوران طالبہ کو لے جانے کیلئے باقاعدہ درخواست اور لیٹی کی منظوری ضروری ہے۔ ایف آئی آر کے مطابق لیٹی نے درخواست منظور نہیں کی کیونکہ کالج کے ایس او پیز کے تحت طالبات کو کالج اوقات میں والد یا بھائی کے علاوہ کسی شخص کے ساتھ جانے کی اجازت نہیں۔ مقدمے میں الزام عائد کیا گیا ہے کہ اجازت نہ ملنے پر ملزم ولید نے مبینہ طور پر بدتمیزی اور گالم گلوچ کی اور پرنسپل کے خلاف نازیبا الفاظ استعمال کیے اسی دوران دوسرے چوکیدار محمد اعظم کو بھی مبینہ طور پر الجھ پڑا۔ ایف آئی آر کے مطابق ملزم ولید نے خود کو وکیل ظاہر کرتے ہوئے اپنا وکالت کا کارڈ بھی دکھایا اور مبینہ طور پر دھمکی دی کہ وہ انہیں ''دیکھ لے گا''، جس کے بعد اس نے اپنے دیگر ساتھیوں کو بلانا شروع کر دیا۔ رپورٹ کے مطابق تقریباً ڈیڑھ بجے کالج کی چھٹی کے وقت ملزم ولید مبینہ طور پر 15 سے 16 نامعلوم افراد کے ہمراہ کالج کے گیٹ پر پہنچا جہاں موجود چوکیدار محمد اعظم کو مبینہ طور پر زدوکوب کرنے کے بعد ملزمان زبردستی کالج میں داخل ہوگئے۔ ایف آئی آر کے مطابق افراد نے پرنسپل کے دفتر میں جا کر شور شرابہ کیا تاہم پرنسپل اور دیگر عملے نے انہیں دفتر سے باہر نکالا اور واقعے سے متعلق اعلیٰ حکام کو آگاہ کیا گیا

بقیہ 29

پیش نظر کوئٹہ، کراچی قومی شاہراہ (این-25) کے حساس مقامات پر احتجاج، دھرنوں اور اجتماعات پر دفعہ 144 کے تحت پابندی لگادی ہے۔ محکمہ داخلہ بلوچستان کی جانب سے جاری کیے گئے حکم نامے کے مطابق این-25 پر ضلع سوراب، خضدار اور وڈھ کے حدود میں نشاندہی کیے گئے حساس مقامات پر تین ماہ کیلئے دفعہ 144 نافذ رہے گی۔ حکم نامے میں کہا گیا ہے کہ این 25 قومی شاہراہ پر بار بار احتجاج اور مظاہروں کے باعث ٹریفک کی روانی متاثر ہونے سے مسافروں، ٹرانسپورٹرز، مریضوں، تاجروں اور عام شہریوں کو مشکلات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔

بقیہ 30

قبضے سے غیر ملکی کرنسی، بڑی مقدار میں اسلحہ اور گولہ بارود بھی برآمد کیا گیا۔ وزیراعظم شہباز شریف نے فتنہ الخوارج کے 8 دہشت گردوں کو آپریشن میں ہلاک کرنے پر سکیورٹی فورسز کو خراج تحسین پیش کیا اور دہشت گردوں کے خلاف بروقت کارروائی کو سراہا۔ اپنے بیان میں انہوں نے کہا کہ دہشت گردی کے خلاف جنگ میں پوری قوم سکیورٹی فورسز کے شانہ بشانہ کھڑی ہے، ملک میں امن و استحکام کیلئے دہشت گردی کا مکمل خاتمہ ناگزیر ہے

بقیہ 31

کی علاقائی بیٹھک دانہ عبداللہ زئی کی زیر نگرانی منعقدہ عوامی اجتماع سے چیئرمین خوشحال خان کاکڑ، سینئر ڈپٹی چیئرمین رضا محمد رضا، طاہر شاہ پشیزئی اور علاقائی سیکرٹری خدائے رحمت، تورہ خولہ مسجد کے اجتماع سے چیئرمین خوشحال خان کاکڑ، سینئر ڈپٹی چیئرمین رضا محمد رضا اور علاقائی معاون خدائی دوست کبزئی نے خطاب کیا۔ پارٹی چیئرمین خوشحال خان کاکڑ نے ژوب کے غیور عوام کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ ہماری قومی اسمبلی میں نمائندگی ژوب، شیرانی اور قلعہ سیف اللہ کے عوام کی تاریخی اور بھرپور حمایت کی وجہ سے ممکن ہوئی ہے حالانکہ دو سال تک ہماری نمائندگی کو مختلف حربوں کے ذریعے روکے رکھا گیا لیکن پارٹی رہنماؤں، کارکنوں کی انتھک جدوجہد، وکلاء کی انتھک محنت کے باعث کامیابی ممکن ہوئی اور ہمارا یہ عوامی دورہ انہیں مشکلات کے باعث تاخیر سے اب شروع ہوا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم ہر فورم پر اپنے غیور عوام کی بھرپور نمائندگی کرتے ہوئے آپ کے تمام مسائل ہر فورم پر اٹھائینگے اور انہیں حل کرنے کی بھرپور کوشش کرینگے

بقیہ 32

جاری رکھے گی۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ اس سال عالمی یوم اساتذہ کا موضوع ''اساتذہ کے ساتھ کھڑے ہونا، پیشے کا تحفظ، اساتذہ کے مقام کو بلند کرنا اور ہمارے مستقبل کی تشکیل'' اس حقیقت کو اجاگر کرتا ہے کہ معیاری تعلیم کیلئے اساتذہ کو بااختیار بنانا اور ان کے پیشہ ورانہ حقوق و مقام کا تحفظ ناگزیر ہے۔ میر سرفراز بگٹی نے کہا کہ بلوچستان میں گزشتہ دو برس کے دوران مختلف اقدامات کے ذریعے 7 لاکھ 86 ہزار سے زائد بچوں کو تعلیمی نظام کا حصہ بنایا گیا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ سال 2025 میں 2 لاکھ 31 ہزار جبکہ سال 2026 میں اب تک 2 لاکھ 81 ہزار بچوں کا اسکولوں میں داخلہ ہوا ہے۔ انہوں نے کہا کہ بلوچستان ایجوکیشن فاؤنڈیشن کے کمیونٹی اسکولوں کے ذریعے ایک لاکھ 54 ہزار بچوں کو تعلیم کے مواقع فراہم کیے گئے، جبکہ غیر فعال اسکولوں کو فعال بنانے کے عمل کے نتیجے میں 95 ہزار سے زائد بچوں کو دوبارہ تعلیمی نظام کا حصہ بنایا گیا۔ ان اقدامات کے نتیجے میں گزشتہ دو برس کے دوران مجموعی طور پر 7 لاکھ 86 ہزار سے زائد بچے تعلیم کے دائرے میں آئے ہیں۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ بچوں کو اسکولوں تک لانے کے ساتھ ساتھ حکومت بلوچستان نے تدریسی عمل کو مضبوط بنانے کیلئے 15 ہزار سے زائد اساتذہ میرٹ پر بھرتی کیے ہیں

بقیہ 33

آگاہ کیا، ایک دو چیزوں پر اختلاف تھا لیکن 99 فیصد چیزوں پر اتفاق ہو چکا تھا، جب میں صدر سے ملاقات کے بعد واپس آیا تو ڈرافٹ میں بہت ساری تبدیلیاں بتائی گئیں۔ 4 بار ڈرافٹ تیار ہوا اور 4 بار ڈرافٹ تبدیل ہوا، صدر اور وزیراعظم کو مسلسل مذاکراتی صورتحال سے آگاہ کیا جا رہا ہے، صدر اور وزیراعظم جو بھی فیصلہ کریں گے، ملکی مفاد میں ہوگا اور حکومت اس پر عملدرآمد کرے گی، ہم نے بتا دیا تھا جب آپ کا لانگ مارچ شروع ہوگا تو مذاکرات ختم ہو جائیں گے، اقتدار بھی انجوائے کریں اور دھونس اور دھمکی بھی دیں یہ ممکن نہیں، اقتدار کے ساتھ دھونس اور دھمکی کی سیاست نہیں چل سکتی۔ پریس کانفرنس کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ بدقسمتی سے وزیر اعلیٰ خیبر پختونخوا سہیل آفریدی نے مذاکرات سبوتاژ کیے، ڈرافٹ تیار ہونے کے بعد سہیل آفریدی نے کہا کہ ہم نہیں مانتے، تمام فیصلے سہیل آفریدی نے کرنے تھے تو خود مذاکرات میں شریک ہوتے۔ وزیر داخلہ محسن نقوی نے بتایا کہ ہم نے کہا تھا دہشتگردی کے خلاف متحد ہو جائیں، دہشتگردی کے خلاف مل کر کام کرتے ہیں، ہم نے لانگ مارچ ملتوی کرنیکی درخواست نہیں کی

بقیہ 34

اکرامیبا نے کہا ہے کہ ایران اپنے میزائلوں کی رینج میں اضافہ کرے گا۔ ایرانی میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے اس نے اس فیصلے کی وجہ بتاتے ہوئے کہا کہ امریکی افواج ایرانی ساحل سے 1000 کلومیٹر تک کے فاصلے پر موجود ہیں۔ انہوں نے کہا کہ امریکا کے ساتھ جنگ کے دوران اپنے میزائلوں کی رینج میں اضافہ کرنے کا فیصلہ کر لیا تھا اور ایران اس سمت میں پیش رفت کر چکا ہے۔

بقیہ 35

کرنا ہوگا۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے کوئٹہ میں 300 خواتین کی پاکستان مسلم لیگ ن میں شمولیت کے موقع پر منعقدہ شمولیتی پروگرام سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ اس موقع پر پاکستان مسلم لیگ ن کے نائب صدر و رکن قومی اسمبلی سردار یعقوب خان ناصر، مسلم لیگ ن خواتین ونگ کی صدر و صوبائی وزیر تعلیم راحیلہ حمید درانی، جنرل سیکرٹری و رکن قومی اسمبلی اختر بی بی، سابق وفاقی وزیر جلیل جان جارج، صوبائی سیکرٹری اطلاعات چوہدری شبیر، فتح جمالی، ترجمان شاکر محمد حسنی، ثنا اچکزئی، عامر شیخ، فاطمہ خان، نرگس مینگل، ماہ جبین مینگل، ڈاکٹر آمینہ خان اور دیگر بھی موجود تھے۔ جمال شاہ کاکڑ نے کہا کہ یورپ میں خواتین نے آزادی اور اپنے حقوق کیلئے طویل جدوجہد کی اور اس کی بڑی قیمت چکائی، وہاں عمر بڑھنے کے ساتھ خواتین کے مقام اور احترام میں اضافہ ہوتا ہے، تاہم مغربی معاشروں میں خواتین کو سستی افرادی قوت کے طور پر بھی استعمال کیا جاتا ہے، جبکہ پاکستان اور اسلام میں خواتین کو الگ اور باعزت مقام حاصل ہے۔ انہوں نے کہا کہ خواتین کو صرف ووٹ دینے یا سیاسی اجتماعات میں شرکت تک محدود نہیں رہنا چاہیے بلکہ انہیں سیاسی جماعتوں کی تنظیم سازی، پالیسی سازی اور فیصلہ سازی میں بھی فعال کردار ادا کرنا چاہیے۔ مسلم لیگ (ن) میں خواتین کو اہم مقام حاصل ہے اور پارٹی خواتین کی سیاسی صلاحیتوں کو بروئے کار لانے کیلئے مواقع فراہم کر رہی ہے۔ جمال شاہ کاکڑ نے کہا کہ وزیر اعلیٰ پنجاب مریم نواز کی قیادت میں پنجاب ترقی کی راہ پر گامزن ہے، مسلم لیگ ن میں شامل ہونے والی خواتین کو جلد محسوس ہوگا کہ ان کا فیصلہ درست تھا۔ انہوں نے کہا کہ نئی شامل ہونے والی خواتین کو پارٹی پیغام گھر گھر پہنچانے کے ساتھ ساتھ عوامی مسائل کو اجاگر کرنے اور ان کے حل کیلئے اپنا کردار ادا کرنا ہوگا

بقیہ 36

بندی و ترقیات میر ظہور احمد بلیدی، اراکین صوبائی اسمبلی عبدالمجید بادینی اور ظفر آغا، صوبائی سیکرٹری فشریز طارق قمر، ایڈیشنل سیکرٹری قانون اور سیکرٹری بلوچستان اسمبلی نے شرکت کی۔ اس کے علاوہ چیئرمین گوادر پورٹ نورالحق بلوچ، ڈائریکٹر جنرل گوادر ڈویلپمنٹ اتھارٹی معین الرحمن خان، ڈائریکٹر جنرل فشریز بلوچستان عتیق اللہ خان، ڈائریکٹر فشریز احمد ندیم، محکمہ فشریز کے حکام، ماہی گیر، سیاسی و سماجی شخصیات، ماہرین اور دیگر متعلقہ اسٹیک ہولڈرز بھی اجلاس میں شریک ہوئے۔ اجلاس میں فشریز کے شعبے کو جدید تقاضوں سے ہم آہنگ کرنے، ماہی گیروں کے حقوق کے تحفظ، سمندری حیات کے تحفظ، ایکوا کلچر کے فروغ اور موثر قانونی و انتظامی نظام کے قیام کیلئے مجوزہ بل کے مختلف پہلوؤں پر تفصیلی غور کیا گیا۔ شرکاء کو بتایا گیا کہ مجوزہ قانون کی تیاری کے سلسلے میں گزشتہ دو سے ڈھائی سال کے دوران ماہرین، ماہی گیروں اور متعلقہ اداروں کے ساتھ مختلف سطحوں پر متعدد مشاورتی اجلاس منعقد کیے گئے، جن کی تجاویز اور سفارشات کی روشنی میں بل کا مسودہ تیار کیا گیا ہے۔ اجلاس میں ماہی گیروں نے غیر قانونی ٹرالنگ، وائر نیٹ اور دیگر ممنوعہ جالوں کو سمندری حیات اور ماحولیات کیلئے سنگین خطرہ قرار دیتے ہوئے ان کے مکمل خاتمے پر زور دیا۔ شرکاء نے مچھلیوں کی افزائش نسل کے اوقات کو مدنظر رکھتے ہوئے سائنسی بنیادوں پر فشنگ سیزن کلوزر پالیسی مرتب کرنے کی تجویز بھی پیش کی

بقیہ 37

کے اعلامیے کے مطابق ہر سال بلوچستان سے 10 باصلاحیت امیدواروں کو بیرون ملک ممتاز جامعات میں پی ایچ ڈی کی تعلیم کیلئے اسکالرشپس فراہم کرنے کا سلسلہ شروع کردیا گیا ہے۔ اس اقدام کا مقصد صوبے کے نوجوانوں کو اعلیٰ تعلیم، تحقیق اور جدید علمی مواقع تک رسائی فراہم کرنا اور انہیں عالمی سطح پر مسابقت کیلئے تیار کرنا ہے بلوچستان ایجوکیشن انڈومنٹ فنڈ کے چیف ایگزیکٹو آفیسر خالد مانداتی کے مطابق گزشتہ سال بلوچستان کے 6 باصلاحیت امیدوار مختلف ممالک کی ممتاز جامعات میں پی ایچ ڈی اسکالرشپس حاصل کرکے اعلیٰ تعلیم کے حصول کیلئے جا چکے ہیں۔ ان میں کوئٹہ سے تعلق رکھنے والی فرزانہ انور کو برطانیہ کی یونیورسٹی آف لیڈز میں مالیکیولر اینڈ سیل بائیولوجی، بارکھان کے اکبر جان کو ڈنمارک کی یونیورسٹی آف کوپن ہیگن میں فوڈ سائیبج اینڈ فوڈ سیفٹی، قلعہ سیف اللہ کے عمران خان کو کینیڈا کی یونیورسٹی آف البرٹا میں ایگریکلچر، فاریسٹ بائیولوجی اینڈ، کوہلو کی حمیرا یونس کو آسٹریلیا کی یونیورسٹی آف کوئنز لینڈ میں پولیٹیکل اینڈ انٹرنیشنل اسٹڈیز، خاران کی ماہ نور سید کو برطانیہ کی یونیورسٹی آف برسٹل میں جینڈر پریٹی جبکہ قلات کے عبدالقاہر کو ملائیشیا کی یونیورسٹی ملایا میں اسٹرکچر کے شعبے میں پی ایچ ڈی کیلئے اسکالرشپ فراہم کی گئی

بقیہ 38

دوران مختلف مقامات پر قائم تجاوزات کو ہٹا کر راستے کلیئر کروا دیے گئے، جبکہ غیر قانونی طور پر قائم کیبنز کے مالکان کو تین دن کے اندر اپنی تجاوزات از خود ختم کرنے کی سخت ہدایت کی گئی۔ اسسٹنٹ کمشنر بروری کاشف امر نے واضح کیا کہ مقررہ مدت کے اندر تجاوزات ختم نہ کرنے والوں کے خلاف قانون کے مطابق سخت کارروائی عمل میں لائی جائے گی، جبکہ ضرورت پڑنے پر گرفتاری بھی عمل میں لائی جا سکتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ عوامی شکایات کا فوری ازالہ کیا جائے گا اور سرکاری و عوامی مقامات پر غیر قانونی قبضے یا تجاوزات کسی صورت برداشت نہیں کی جائیں گی۔ کارروائی میں متعلقہ تھانے کے ایس ایچ او، ڈی ایس پی اور مارکیٹ کمیٹی کے نمائندگان بھی شریک تھے۔

بقیہ 39

مسافر بسیں اور مخالف سمت سے آنے والے کنٹینر کے مابین تصادم کے باعث تینوں گاڑیاں حادثے کا شکار ہوگئیں۔ حادثے کے نتیجے میں مرد و خواتین سمیت چار افراد زخمی ہوگئے۔ اطلاع ملتے ہی ایدھی ایمبولینس موقع پر پہنچ گئی اور زخمیوں کو فوری طور پر طبی امداد کی فراہمی کے لیے اسپتال منتقل کر دیا گیا۔ حادثے کے باعث قومی شاہراہ بند جبکہ گاڑیوں کی لمبی قطاریں لگ گئیں۔ واقعے کی اطلاع ملتے ہی ڈی ایس ایچ او وندر محمد جان ساسولی، ایس ایچ او وندر عبدالحق موسیانی اپنی پولیس ٹیم کے ہمراہ فوری طور پر جائے حادثہ پر پہنچ گئے پولیس اہلکاروں نے امدادی کارروائیوں میں حصہ لیا اور ٹریفک کی روانی کو بحال رکھنے کے لیے اقدامات کیے۔ پولیس اور امدادی ٹیموں کی جانب سے حادثے کا شکار تینوں گاڑیوں کو شاہراہ سے ہٹا کر کوئٹہ کراچی بین الصوبائی قومی شاہراہ N-25 کو تمام ٹریفک کے لیے کلیئر کر دیا گیا۔

بقیہ 40

محکمہ موسمیات کے مطابق آج کوئٹہ میں کم سے کم درجہ حرارت 12 ڈگری سینٹی گریڈ ریکارڈ کیا گیا۔ دن کے دوران موسم گرم رہنے کا امکان ہے جبکہ زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 31 سے 33 ڈگری سینٹی گریڈ تک جا سکتا ہے۔ صوبے کے دیگر اضلاع کی صورتحال بتاتے ہوئے محکمہ موسمیات کا کہنا ہے کہ بلوچستان کے بیشتر علاقوں میں دن کے وقت گرمی کی شدت میں اضافہ رہے گا، جہاں سبی میں پارہ 43 اور نوکنڈی میں 42 ڈگری سینٹی گریڈ تک بڑھنے کا امکان ہے۔

بقیہ 41

مین روڈ اور لنک روڈز پر اچانک ناکہ بندی کرکے چیکنگ شروع کر دی جس پر عینی شاہدین کے مطابق مسلح افراد جن کی تعداد درجنوں میں تھی جدید اسلحے والا اور ٹی کی ویمپلیشن سسٹم سے لیس تھے چیکنگ کے دوران انہوں نے لوگ کے شناختی کارڈ و دیگر دستاویزات چیکنگ کرتے رہے جبکہ مختلف ایریاز میں شدید فائرنگ بھی کی گئی جس سے مقامی عوام میں خوف و ہراس پھیل گیا بعدازاں وہ فرار ہوگئے

بقیہ 42

کے پورے نظام میں مرکزی حیثیت حاصل ہے۔ انہوں نے کہا کہ رواں سال عالمی یوم اساتذہ کا موضوع ''اساتذہ کے ساتھ کھڑے ہوں: پیشے کے تحفظ، اس کی حیثیت کے فروغ اور اپنے مستقبل کی تشکیل کے 60 سال'' اس حقیقت کی اہمیت کو اجاگر کرتا ہے کہ اساتذہ کے پیشہ ورانہ وقار، حقوق، استعداد کار اور سازگار تدریسی ماحول کو یقینی بنانا تعلیمی ترقی کیلئے ناگزیر ہے۔ لعل جان جعفر نے کہا کہ بلوچستان جیسے وسیع و متنوع صوبے میں اساتذہ نہ صرف بچوں کو تعلیم فراہم کر رہے ہیں بلکہ دور دراز علاقوں میں علم کی شمع روشن کرکے معاشرتی تبدیلی کی بنیاد بھی مضبوط کر رہے ہیں۔

بقیہ 43

عملدرآمد، اضلاع کی تنظیمی کارکردگی اور آئندہ کی سیاسی و جماعتی حکمت عملی پر تفصیلی غور و خوض کیا گیا۔ اجلاس میں مرکزی مجلس عاملہ کے فیصلوں کی روشنی میں صوبے میں عملی اقدامات کو آگے بڑھانے کیلئے اہم مشاورت اور متعدد اہم فیصلے کیے گئے، جبکہ مختلف اضلاع کی جانب سے پیش کی جانے والی تجاویز، تنظیمی مسائل اور جماعتی سرگرمیوں کا بھی تفصیلی جائزہ لیا گیا۔ اس موقع پر صوبائی امیر سینیٹر مولانا عبدالواسع نے کہا کہ جمعیت علماء اسلام بلوچستان میں ایک منظم، فعال اور عوام سے جڑی ہوئی سیاسی و دینی جماعت کی حیثیت سے اپنی ذمہ داریاں پوری کرتی رہے گی، موجودہ حالات میں جماعتی نظم و ضبط، کارکنوں کی تربیت اور عوام کے ساتھ مسلسل رابطہ وقت کی اہم ضرورت ہے۔ انہوں نے کہا کہ بلوچستان کے عوام کو درپیش سیاسی، معاشی اور انتظامی مسائل پر خاموش نہیں بیٹھا جاسکتا، جمعیت علماء اسلام ہمیشہ عوام کے حقوق، آئین و قانون کی بالادستی، جمہوری عمل اور بلوچستان کے جائز حقوق کیلئے اصولی موقف اختیار کیا ہے اور آئندہ بھی ہر فورم پر بلوچستان کے عوام کی موثر ترجمانی کرے گی۔ انہوں نے کہا کہ موجودہ غیر یقینی سیاسی صورتحال نے صوبے کے عوام میں شدید بے چینی پیدا کر دی ہے، عوام کو ان کے بنیادی حقوق، روزگار، امن، تعلیم، صحت اور ترقی کے مواقع فراہم کرنا ریاست اور حکومت کی بنیادی ذمہ داری ہے۔ بلوچستان کے وسائل اور اختیارات کے حوالے سے کسی بھی ایسے فیصلے کو قبول نہیں کیا جائے گا جس میں صوبے کے عوام کے مفادات کو نظر انداز کیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ جمعیت علماء اسلام عوامی مینڈیٹ، جمہوری اقدار اور آئینی حقوق پر کسی قسم کا سمجھوتہ نہیں کرے گی اور عوام کے حقیقی مسائل کو ہر متعلقہ فورم پر اجاگر کیا جائے گا۔ اجلاس میں صوبے بھر میں جماعتی اور تنظیمی سرگرمیوں کو مزید فعال، منظم اور موثر بنانے کیلئے مختلف اضلاع میں ورکرز کنونشنز، تربیتی کنونشنز اور تنظیمی اجتماعات منعقد کرنے پر تفصیلی مشاورت کی گئی۔ صوبائی امیر نے ضلعی تنظیموں کو ہدایت کی کہ وہ کارکنوں کے ساتھ مسلسل رابطے میں رہیں، تنظیمی ڈھانچے کو مضبوط بنائیں اور عوامی مسائل کو جماعتی سطح پر اجاگر کرنے کیلئے فعال کردار ادا کریں۔ اجلاس میں اس امر پر بھی زور دیا گیا کہ کارکن جماعت کا اصل سرمایہ ہیں، اس لیے ان کی سیاسی، فکری اور تنظیمی تربیت کو خصوصی اہمیت دی جائے۔ اجلاس میں مختلف اضلاع کی جانب سے پیش کی جانے والی تجاویز کا جائزہ لیتے ہوئے تنظیمی امور میں موجود کمزوریوں اور رکاوٹوں کو دور کرنے، اضلاع کے درمیان رابطہ مزید مضبوط بنانے اور جماعتی سرگرمیوں میں تسلسل پیدا کرنے کے حوالے سے بھی اہم امور زیر بحث آئے۔ شرکاء نے اس عزم کا اظہار کیا کہ مرکزی اور صوبائی جماعتی قیادت کی ہدایات کو نچلی سطح تک موثر انداز میں پہنچایا جائے گا اور تنظیم کو مزید فعال بنانے کیلئے تمام دستیاب وسائل بروئے کار لائے جائیں گے

بقیہ 44

یقینی بنانے کی ہدایت کی۔ ان کی ہدایت پر ڈی او ای او محمد نسیم رند اور ہیڈ ماسٹر محمد انور رند کی نگرانی میں سکول کے طلبہ و طالبات کو درسی کتب فراہم کر دی گئیں۔ اس موقع پر آزاد خان جمالی اور سکول ٹیچر غلام فرید پلال نے طلبہ و طالبات میں کتابیں تقسیم کیں۔ درسی کتب ملنے پر بچوں کے چہروں پر خوشی نمایاں تھی، جبکہ اساتذہ اور اہل علاقہ نے طلبہ کی تعلیمی ضروریات پوری کرنے کے لیے کیے گئے اس اقدام کو سراہا۔ آزاد خان جمالی نے کہا کہ بچوں کو بروقت درسی کتب کی فراہمی ان کے تعلیمی سفر کے لیے انتہائی اہم ہے۔ انہوں نے طلبہ کی تعلیمی ضرورت کو فوری نوٹس لینے اور کتابوں کی فراہمی یقینی بنانے پر ڈپٹی کمشنر اوستہ محمد محمد رمضان پلال کا تہہ دل سے شکریہ ادا کیا۔ انہوں نے امید ظاہر کی کہ ضلعی انتظامیہ آئندہ بھی سرکاری تعلیمی اداروں کو درپیش مسائل کے حل، طلبہ کو بنیادی سہولیات کی فراہمی اور تعلیمی ماحول کی بہتری کے لیے موثر اقدامات جاری رکھے گی۔

بقیہ 45

لیٹی کا سینئر اہلکار بابو اصغر رند پر دوران ڈیوٹی مسلح افراد کا حملہ شدید زخمی کردیا اور فرار ہوگئے واقعے کے خلاف میونسپل کمیٹی صفائی کے عملے کی احتجاجی ریلی قومی شاہراہ پر دھرنا دے دیا گیا جبکہ پولیس نے کارروائی کرتے ہوئے ایک حملہ [illegible]

بقیہ 46

[illegible]

بقیہ 47

[illegible]

بقیہ 48

[illegible]

بقیہ 49

[illegible]

بقیہ 50

[illegible]

بقیہ 51

[illegible]

بقیہ 52

[illegible]

بقیہ 53

[illegible]

بقیہ 54

[illegible]

بقیہ 55

[illegible]

بقیہ 57

[illegible]

بقیہ 58

[illegible]

بقیہ 59

[illegible]

بقیہ 60

[illegible]

بقیہ 61

[illegible]

بقیہ 62

[illegible]

بقیہ 63

[illegible]

بقیہ 64

[illegible]

بقیہ 65

[illegible]

بقیہ 66

[illegible]

بقیہ 67

[illegible]

بقیہ 68

[illegible]

بقیہ 69

[illegible]

بقیہ 70

[illegible]

بقیہ 71

[illegible]

بقیہ 72

[illegible]

بقیہ 73

[illegible]

بقیہ 74

[illegible]

بقیہ 75

[illegible]

بقیہ 76

[illegible]

بقیہ 77

[illegible]

ضلع حب میں بیسک ہیلتھ یونٹ، تعلیمی منصوبوں، جنگی گوٹھ میں جدید ڈیجیٹل لائبریری کے ساتھ ساتھ دیگر ترقیاتی منصوبوں پر کام تیزی سے جاری ہے۔

بختیار آباد کے قریب مسلح ڈاکو ہندو فیملی یرغمال بنا کر لاکھوں روپے نقدی، موبائل فون اور دیگر اشیاء چھین کر فرار

موبائل فونز سونے کی چین انگوٹھیاں گھڑیاں و دیگر قیمتی سامان لوٹ کر فرار ہوگئے واقعے کی اطلاع پر پولیس موقع پر پہنچ گئی

ڈیرہ مراد جمالی (این این آئی) بختیار آباد کے قریب مسلح ڈاکو ہندو فیملی یرغمال بنا کر لاکھوں روپے نقدی، موبائل فون اور دیگر اشیاء چھین کر فرار ہوگئے۔ پولیس کے مطابق بختیار آباد پولیس تھانے کی حدود شہید بادشاہ چیک پوسٹ کے مقام قومی شاہراہ پر بھاگ سے جیکب اباد جاتے ہوئے ہندو یاتریوں کی گاڑی کو مسلح افراد نے اسلحے کے زور پر روک کر انکو یرغمال بنانے کے بعد ان سے لاکھوں روپے نقدی درجنوں موبائل فونز سونے کی چین انگوٹھیاں گھڑیاں و دیگر قیمتی سامان لوٹ کر فرار ہوگئے واقعے کی اطلاع پر پولیس موقع پر پہنچ گئی اور علاقے کی ناکہ بندی کر کے ملزمان کی تلاش شروع کر دی۔

گورنر بلوچستان جعفر خان مندوخیل کو ورلڈ ٹیچرز ڈے کے موقع پر لیاقت علی ہزارہ یادگاری شیلڈ پیش کر رہے ہیں

پی ایچ ڈی اسکالرشپس پروگرام کیلئے رواں سال امیدواروں سے درخواستیں طلب

پروگرام کے تحت بلوچستان کے باصلاحیت نوجوانوں کو دنیا کی معروف جامعات میں اعلیٰ تعلیم اور تحقیق کے مواقع فراہم کیے جائیں گے

کوئٹہ (خ ن) حکومت بلوچستان نے ایجوکیشن انڈومنٹ فنڈ کے تحت دنیا بھر کی 100 سے زائد ممتاز جامعات میں پی ایچ ڈی اسکالرشپس پروگرام کیلئے رواں سال امیدواروں سے درخواستیں طلب کرلی ہیں۔ پروگرام کے تحت بلوچستان کے باصلاحیت نوجوانوں کو دنیا کی معروف جامعات میں اعلیٰ تعلیم اور تحقیق کے مواقع فراہم کیے جائیں گے۔ حکومت بلوچستان (بقیہ 37 صفحہ 3 پر)

سرکاری و عوامی مقامات پر غیر قانونی قبضے یا تجاوزات کسی صورت برداشت نہیں کی جائیں گی، منیر احمد درانی

کوئٹہ (خ ن) وزیر اعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی کے احکامات اور ڈپٹی کمشنر کوئٹہ ویسٹ منیر احمد درانی کی ہدایت پر اسسٹنٹ کمشنر بروری کاشف امر نے ہزار گنجی میں تجاوزات کے خلاف سخت کارروائی کی۔ کارروائی کے (بقیہ 38 صفحہ 3 پر)

وندر، قومی شاہراہ بریدہ کیمپ کے مقام پر 3 گاڑیوں میں تصادم مرد و خواتین سمیت 4 افراد زخمی

حادثے کے باعث قومی شاہراہ بند جبکہ گاڑیوں کی لمبی قطاریں لگ گئیں

سونمیانی وندر (رپورٹ۔ زبیر بلوچ) وندر، قومی شاہراہ بریدہ کیمپ کے مقام پر 3 گاڑیوں میں تصادم مرد و خواتین سمیت 4 افراد زخمی ہوگئے جنہیں فوری طور پر ایدھی ایمبولینس کے ذریعے اسپتال منتقل کر دیا گیا۔ تفصیلات کے مطابق ہفتہ کے روز کوئٹہ کراچی مین قومی شاہراہ N-25 پر وندر کے قریب بریدہ کیمپ کے مقام پر کراچی سے لسبیلہ اور کوئٹہ جانے والی (بقیہ 39 صفحہ 3 پر)

کوئٹہ سمیت بلوچستان کے بیشتر اضلاع میں موسم دن کے دوران گرم رہے گا

کوئٹہ (اسٹاف رپورٹر) صوبائی دارالحکومت میں صبح اور رات کے اوقات میں خنکی جب دن میں موسم گرم ہے۔ آئندہ 24 گھنٹوں کے دوران بھی کوئٹہ سمیت بلوچستان کے بیشتر اضلاع میں موسم صاف اور خشک رہے گا، تاہم رات اور صبح کے اوقات میں خنکی برقرار رہے گی۔ (بقیہ 40 صفحہ 3 پر)

اساتذہ کسی بھی معاشرے کی تعمیر و ترقی کے حقیقی معمار ہیں، لعل جان جعفر

بلوچستان جیسے وسیع و متنوع صوبے میں اساتذہ نہ صرف بچوں کو تعلیم فراہم کر رہے ہیں

کوئٹہ (خ ن) سیکرٹری سیکنڈری اسکولز ڈیپارٹمنٹ بلوچستان لعل جان جعفر نے عالمی یوم اساتذہ کے موقع پر اپنے پیغام میں کہا ہے کہ اساتذہ کسی بھی معاشرے کی تعمیر و ترقی کے حقیقی معمار ہیں، جو نئی نسل کو علم کی روشنی سے منور کرنے کے ساتھ ساتھ ان کی فکری، اخلاقی اور عملی تربیت میں بنیادی کردار ادا کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ معیاری تعلیم کا حصول باصلاحیت، تربیت یافتہ، باوقار اور پیشہ ورانہ طور پر مضبوط اساتذہ کے بغیر ممکن نہیں، اس لیے اساتذہ کو تعلیم (بقیہ 42 صفحہ 3 پر)

جھل مگسی، مسلح افراد کی ناکہ بندی، مسلح افراد کی فائرنگ سے لوگوں میں خوف و ہراس

ڈیرہ مراد جمالی (این این آئی) جھل مگسی کوٹڑہ کے مختلف علاقوں میں مسلح افراد کی ناکہ بندی روڈ چیکنگ مسلح افراد کی شدید فائرنگ عوام میں سخت خوف و حراس پھیل گیا پولیس کے مطابق اتوار کے روز مسلح افراد نے جھل مگسی گنداواہ روڈ کوٹڑہ اور دیگر نواحی علاقوں میں (بقیہ 41 صفحہ 3 پر)

وندر، بریدہ کیمپ کے مقام پر حادثہ کی شکار گاڑیاں

بچیوں کی تعلیم کے فروغ میں خواتین اساتذہ کا کردار نہایت اہم ہے، بابا بلیدی

بلوچستان کے اساتذہ بالخصوص دور دراز علاقوں میں محدود وسائل اور مختلف مشکلات کے باوجود بچوں کو تعلیم سے آراستہ کرنے کیلئے قابل قدر خدمات انجام دے رہے ہیں

اساتذہ کی محنت کے اثرات کلاس روم تک محدود نہیں رہتے بلکہ نسلوں تک منتقل ہوتے ہیں، مشیر برائے محکمہ ترقی نسواں

کوئٹہ (خ ن) وزیر اعلیٰ بلوچستان کی مشیر برائے محکمہ ترقی نسواں ڈاکٹر ربابہ خان بلیدی نے کہا ہے کہ استاد صرف علم منتقل نہیں کرتا بلکہ وہ نئی نسل کی سوچ، کردار اور مستقبل کی تشکیل میں بنیادی کردار ادا کرتا ہے، معاشرے کی علمی و سماجی ترقی میں اساتذہ کی خدمات کو کسی صورت نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ انہوں نے یہ بات اساتذہ کے عالمی دن کی مناسبت سے اپنے جاری کردہ بیان میں کہی۔ ڈاکٹر ربابہ خان بلیدی نے (بقیہ 6 صفحہ 3 پر)

عوام کے حقیقی مسائل کو ہر متعلقہ فورم پر اجاگر کیا جائیگا، مولانا عبدالواسع

جمعیت علماء اسلام عوامی مینڈیٹ، جمہوری اقدار اور آئینی حقوق پر کسی قسم کا سمجھوتہ نہیں کرے گی

کوئٹہ (این این آئی) جمعیت علماء اسلام بلوچستان کی صوبائی مجلس عاملہ کا اہم اجلاس صوبائی امیر سینیٹر مولانا عبدالواسع کی زیرِ صدارت صوبائی سیکرٹریٹ جناح ٹاؤن میں منعقد ہوا، جس میں صوبے کی موجودہ سیاسی، انتظامی اور تنظیمی صورتحال، مرکزی جماعتی فیصلوں پر (بقیہ 43 صفحہ 3 پر)

مقتدرہ کے اشاروں پر چلنے والی حکومت نے ملک کو بند گلی میں دھکیل دیا، مولانا رفیق

عوامی مینڈیٹ پر ڈاکہ ڈال کر مسلط کیا گیا ٹولہ ملکی معیشت اور جمہوری نظام کو دیمک کی طرح چاٹ رہا ہے

کوئٹہ (پ ر) جمعیت علماء اسلام ضلع کوئٹہ کے امیر شیخ الحدیث مولانا عبدالرحمٰن رفیق، ضلعی جنرل سیکرٹری حاجی عین اللہ شمس، سینئر نائب امیر مولانا خورشید احمد، سیکرٹری اطلاعات عبدالغنی شہزاد، عبدالصمد حقیار، مفتی محمد ابوبکر، عبدالباری شہزاد، اختر جان مری، مولانا جمال الدین حقانی، مفتی رشید احمد حقانی اور حاجی عطاء محمد شمشوزئی نے کہا ہے کہ مقتدرہ کے اشاروں پر چلنے والے حکمرانوں کی ناقص پالیسیوں عوام دشمن فیصلوں اور سیاسی انجینئرنگ نے ملک کو سنگین بحرانوں (بقیہ 47 صفحہ 3 پر)

ڈی ای او شبیر احمد لانگو کی تعیناتی

تعلیمی اداروں کی فعالیت میں بہتری

گنداخہ (نامہ نگار) عوامی حلقوں نے ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسر اوستا محمد شبیر احمد لانگو کی تعیناتی کو ضلع کے تعلیمی نظام کے لیے خوش آئند قرار دیتے ہوئے کہا ہے کہ ان کی تعیناتی کے بعد ضلع اوستا محمد کے سرکاری اسکولوں میں تعلیمی سرگرمیوں اور ادارہ جاتی امور میں بہتری کے (بقیہ 48 صفحہ 3 پر)

باباکوٹ، جماعت اسلامی کا مہنگائی، بھتہ خوری اور پیٹرول و بجلی کی قیمتوں میں اضافے کیخلاف دستخطی مہم کیمپ

پیٹرول سے لیوی ختم اور ناجائز ٹیکس ختم کر کے پیٹرول کی قیمت کم کی جائے

باباکوٹ (رپورٹ محمد یونس عمرانی) صوبائی نائب امیر و ضلعی امیر جماعت اسلامی نصیر آباد بشیر احمد ماندائی کی سربراہی میں مہنگائی، بھتہ خوری، پیٹرول و بجلی کی بڑھتی ہوئی قیمتوں اور عوامی مشکلات کے خلاف دستخطی مہم کیمپ کا انعقاد کیا گیا۔ اس موقع پر ضلعی نائب امیر نصیر آباد پروفیسر محمد ابراہیم ابڑو، سابق ضلعی امیر نصیر آباد خاوند بخش مینگل سمیت جماعت اسلامی کے (بقیہ 49 صفحہ 3 پر)

صوبائی نائب امیر و ضلعی امیر جماعت اسلامی نصیر آباد بشیر احمد ماندائی کی سربراہی میں دھرنا دیا جا رہا ہے

اضلاع کی سطح پر خواتین ونگ کو مزید فعال اور منظم کیا جائے، جمال شاہ کاکڑ

مسلم لیگ (ن) میں خواتین کو اہم مقام حاصل ہے اور پارٹی خواتین کی سیاسی صلاحیتوں کو بروئے کار لانے کیلئے مواقع فراہم کر رہی ہے

خواتین ملک کی آبادی کا بڑا حصہ ہیں، سیاسی عمل میں ان کی بھرپور شرکت کے بغیر معاشرے کی مکمل نمائندگی ممکن نہیں، رکن قومی اسمبلی

کوئٹہ (این این آئی) پاکستان مسلم لیگ (ن) بلوچستان کے جنرل سیکرٹری و رکن قومی اسمبلی جمال شاہ کاکڑ نے کہا ہے کہ خواتین ملک کی آبادی کا بڑا حصہ ہیں، سیاسی عمل میں ان کی بھرپور شرکت کے بغیر معاشرے کی مکمل نمائندگی ممکن نہیں، مسلم لیگ ن خواتین کو سیاسی، تنظیمی اور فیصلہ سازی کے عمل میں آگے بڑھنے کے مواقع فراہم کر رہی ہے، نئی شامل ہونے والی خواتین کو پارٹی پلیٹ فارم پر فعال اور متحرک کردار ادا (بقیہ 35 صفحہ 3 پر)

کوہلو میں ڈوئل جاب کی شکایات، نوجوانوں میں تشویش، شفاف تحقیقات کا مطالبہ

بھرتیوں اور ملازمتوں کے معاملات میں شفافیت، میرٹ اور قانون کی بالادستی کو یقینی بنایا جائے

کوہلو (نامہ نگار) کوہلو میں ایک طرف بڑی تعداد میں پڑھے لکھے نوجوان روزگار کے مواقع کی تلاش میں مشکلات کا سامنا کر رہے ہیں، جبکہ دوسری جانب بعض افراد کی جانب سے بیک وقت دو مختلف محکموں یا اداروں میں ملازمتیں کرنے کی شکایات بھی سامنے آ رہی ہیں، جس پر نوجوانوں اور عوامی حلقوں میں تشویش پائی جاتی ہے، عوامی حلقوں کا کہنا ہے کہ اگر کوئی سرکاری ملازم بیک وقت دو سرکاری ملازمتیں کر رہا ہے تو اس معاملے کی مکمل، شفاف اور غیر جانبدارانہ (بقیہ 46 صفحہ 3 پر)

ڈی ای او شبیر احمد لانگو کی تعیناتی، تعلیمی اداروں کی فعالیت میں بہتری

گنداخہ (نامہ نگار فرید احمد) عوامی حلقوں نے ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسر اوستا محمد شبیر احمد لانگو کی تعیناتی کو ضلع کے تعلیمی نظام کے لیے خوش آئند قرار دیتے ہوئے کہا ہے کہ ان کی تعیناتی (بقیہ 50 صفحہ 3 پر)

درسی کتب کی فراہمی، گورنمنٹ بوائز پرائمری سکول آزاد خان جمالی کے طلبہ میں خوشی کی لہر

بچوں کو بروقت درسی کتب کی فراہمی ان کے تعلیمی سفر کے لیے انتہائی اہم ہے

گنداخہ (نامہ نگار) گورنمنٹ بوائز پرائمری سکول آزاد خان جمالی میں طلبہ کو درسی کتب کی کمی کا سامنا تھا، جس پر گاؤں کی معزز شخصیت آزاد خان جمالی نے ڈپٹی کمشنر اوستہ محمد محمد رمضان پلال سے رابطہ کر کے سکول کے طلبہ کو درپیش تعلیمی مسئلے سے آگاہ کیا، ڈپٹی کمشنر اوستہ محمد محمد رمضان پلال نے معاملے کا فوری نوٹس لیتے ہوئے متعلقہ حکام کو طلبہ کے لیے درسی کتب کی فراہمی (بقیہ 44 صفحہ 3 پر)

ڈیرہ مراد جمالی، نامعلوم افراد نے حملہ کر کے میونسپل کمیٹی کے سینئر اہلکار کو زخمی کر دیا

ڈیرہ مراد جمالی (این این آئی) ڈیرہ مراد جمالی میں میونسپل کمیٹی کے سینئر اہلکار پر دوران ڈیوٹی مسلح افراد کا حملہ زخمی کر دیا پولیس کی کاروائی ایک حملہ آور گرفتار زخمی ہسپتال منتقل پولیس کے مطابق ڈیرہ مراد جمالی میں میونسپل (بقیہ 45 صفحہ 3 پر)

جعفر آباد، نصیر آباد، اوستہ محمد اور صحبت پور میں جیت کے حملے نے کسانوں کی پریشانیاں بڑھا دی

چاول کے کھیتوں میں ایک خطرناک قسم کے جیت کا حملہ پتوں کو مکمل طور پر کھا جاتے ہیں

ڈیرہ اللہ یار (بیورو چیف) بلوچستان کے چاول کاشت کرنے والے اضلاع جعفر آباد، نصیر آباد، اوستہ محمد اور صحبت پور میں جیت کے حملے نے کسانوں کی پریشانیاں بڑھا دی ہیں۔ چاول کے کھیتوں میں ایک خطرناک قسم کے جیت کا حملہ پتوں کو مکمل طور پر کھا جاتے ہیں جیت کے حملے کے باعث پیداوار میں کمی ہونے کا خدشہ ظاہر کیا جا رہا ہے اس سلسلے میں کسانوں کا کہنا ہے کہ بڑھتی لاگت، کم نرخ اور مارکیٹ تک رسائی کی مشکلات کے ساتھ جیت کے (بقیہ 51 صفحہ 3 پر)

ڈیرہ مراد جمالی، مسافر کوچ سے سپاری، پان پراگ، غیر ملکی سگریٹ اور دیگر نان کسٹم سامان برآمد

ڈیرہ مراد جمالی (این این آئی) ڈیرہ مراد جمالی پولیس نے مسافر کوچ سے سپاری، پان پراگ، غیر ملکی سگریٹ اور دیگر نان کسٹم سامان برآمد کر کے کوچ کو تحویل میں لیکر ڈرائیور سمیت 3 افراد کو گرفتار کر لیا پولیس کے مطابق (بقیہ 52 صفحہ 3 پر)

ڈپٹی کمشنر کوئٹہ ویسٹ کی ہدایت پر اسسٹنٹ کمشنر بروری کاشف امر ہزار گنجی میں تجاوزات کے خلاف کارروائی کر رہے ہیں

بزمِ ادب کے زیرِ اہتمام ایک نہایت شاندار، پروقار، علمی، ادبی اور ثقافتی تقریب

رتبہ ملا ہے ان کو جو پڑھاتے ہیں علم و ہنر، الجہانگیر ہائی سکول لورالائی میں یومِ اساتذہ کے موقع پر بزمِ ادب کی شاندار اور پروقار تقریب

لورالائی (میاں محمد عامر بشیر آرائیں) الجہانگیر ہائی سکول لورالائی میں یوم اساتذہ کے سلسلے میں بزم ادب کے زیر اہتمام ایک نہایت شاندار، پروقار، علمی، ادبی اور ثقافتی تقریب کا انعقاد کیا گیا، جس میں طلباء نے اپنے محسن اور اساتذہ کرام کو بھرپور خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے ان کی علمی، اخلاقی اور تربیتی خدمات کو اجاگر کیا۔ تقریب کے دوران سکول کا ماحول (بقیہ 61 صفحہ 3 پر)

ملک میں مزید لوٹ مار نہیں ہونے دینگے، صادق خان اچکزئی

کوئٹہ (پ ر) مظلوم عوامی تحریک پاکستان بلوچستان کی صوبائی کابینہ کی تشکیل نو کا عمل مکمل کر لیا گیا۔ صوبائی کابینہ کی تشکیل کے سلسلے میں گزشتہ روز مظلوم عوامی تحریک پاکستان کے مرکزی دفتر، ڈاکٹر بانو روڈ کوئٹہ میں تحریک کے (بقیہ 59 صفحہ 3 پر)

لانگ مارچ کو سبوتاژ کرنے کی کوششیں ناکام ہوئیں، سید صادق آغا

تحریک انصاف کا لانگ مارچ عوام کے آئینی و جمہوری حقوق کی جدوجہد ہے، صوبائی سینئر نائب صدر

کوئٹہ (پ ر) پاکستان تحریک انصاف بلوچستان کے صوبائی سینئر نائب صدر اور معروف قبائلی شخصیت سید صادق آغا نے تحریک انصاف کے لانگ مارچ کے آغاز کے حوالے سے اپنے بیان میں کہا ہے کہ پی ٹی آئی کا لانگ مارچ کسی ذاتی مفاد یا اقتدار کے حصول کی (بقیہ 57 صفحہ 3 پر)

تربت میں خاتون نے تیزاب پی لیا، ہسپتال میں دم توڑ دیا

تربت (نامہ نگار) تربت میں خاتون نے تیزاب پی لیا، ہسپتال میں دم توڑ دیا مچھلی مارکیٹ کے علاقے میں خاتون نے مبینہ طور پر تیزاب پی لیا، ہسپتال منتقل کیے جانے کے باوجود جانبر نہ ہوسکیں۔ ہسپتال ذرائع کے مطابق مچھلی مارکیٹ کے علاقے میں ایک خاتون نے (بقیہ 54 صفحہ 3 پر)

ہم اپنی مرضی کے نفاذ کے لے پورا زور لگا دیتے ہیں کہ جیسے میں چاہتا ہوں ویسا ہو

صاحب خرد اور عقل مند لوگ وہ ہیں جو کھڑے، بیٹھے اور لیٹے ہر حال میں اللہ کا ذکر کرتے ہیں

کوئٹہ (پ ر) صاحب خرد اور عقل مند لوگ وہ ہیں جو کھڑے، بیٹھے اور لیٹے ہر حال میں اللہ کا ذکر کرتے ہیں۔ اس سے مراد ذکر خفی ہے جو قلب سے کیا جاتا ہے۔ باطنی ذکر کا پہلو ہوگا تو ذکر کثیر ہوگا۔ صوفیا ذکر کی تلقین پر فرماتے ہیں کہ تہجد کے وقت کا ذکر اور شام کے ذکر کی پابندی کریں۔ یہ دو وقت کا ذکر دائمی ذکر تک لے جاتا ہے جس سے بندہ ہمہ وقت متوجہ الی (بقیہ 53 صفحہ 3 پر)

اریگیشن ملازمین کے مسائل اور حقوق کا تحفظ اولین ترجیح ہے، میر علی بخش جمالی

محکمہ اریگیشن کے ملازمین کے مسائل کا حل، ان کے جائز حقوق کا تحفظ اور انہیں بنیادی سہولیات کی فراہمی میری اولین ترجیحات میں شامل ہے

گنداخہ (نامہ نگار فرید احمد) صوبائی صدر اریگیشن ایمپلائز یونین میر علی بخش خان جمالی اور صوبائی جنرل سیکرٹری محمد زمان نے کھیرتھر کینال کے خانپور ریگولیٹر کا دورہ کیا، جہاں انہوں نے محکمہ اریگیشن کے ملازمین اور مزدوروں سے ملاقات کی اور ان کے مسائل، مشکلات اور محکمانہ امور سے متعلق تفصیلی تبادلہ خیال کیا۔ اس موقع پر آفس سیکرٹری و داروغہ عبدالرزاق جمالی، وڈیرہ محمد صالح چھوان، رئیس محمد ہاشم چھوان، بینک آفیسر محمد افضل ہجوانی، علی نواز، محمد مراد، محمد پناہ، کامران (بقیہ 62 صفحہ 3 پر)

کوہلو: ناران کے علاقے سے نامعلوم شخص کی لاش برآمد، ڈی ایچ کیو ہسپتال منتقل

کوہلو (نذر بلوچ قلندرانی) ناران کے علاقے سے ایک نامعلوم شخص کی لاش برآمد ہوئی ہے، جسے ضروری طبی کارروائی اور شناخت کے لیے ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر (DHQ) ہسپتال کوہلو منتقل کر دیا گیا ہے۔ ذرائع کے مطابق لاش کو ہسپتال منتقل کیے جانے کے بعد متعلقہ (بقیہ 60 صفحہ 3 پر)

چمن اسکاؤٹس بریگیڈیئر ضرار کی قیادت میں چمن اسکاؤٹ میں امن امان و ترقی کیلئے کاوشیں قابلِ تحسین ہیں، عبدالخالق اچکزئی

علاقے میں پائیدار امن کے لیے ہر مثبت کوشش کو قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں

کوئٹہ (پ ر) بلوچستان کی معروف قبائلی شخصیت و سابق مشیر اعلیٰ بلوچستان ملک عبدالخالق اچکزئی نے کہا ہے کہ جب چمن اسکاؤٹس کی کمانڈ بریگیڈیئر ضرار صاحب نے سنبھالی تو انہوں نے علاقے میں امن و امان کے قیام اور عوام کے تحفظ پر خصوصی توجہ دی جس کے مثبت اثرات پاک افغان سرحد سے ملحقہ علاقوں میں نمایاں ہوئے ہیں۔ ان کی کاوشوں کے باعث ضلع چمن (بقیہ 58 صفحہ 3 پر)

ڈیرہ مراد جمالی، مسلح افراد کی فائرنگ سے قبائلی شخصیت شدید زخمی

ڈیرہ مراد جمالی (این این آئی) ڈیرہ مراد جمالی ربی کے علاقے میں مسلح افراد کی فائرنگ سے قبائلی شخصیت شدید زخمی نازک حالت میں ہسپتال منتقل ملزمان فرار ہوگئے پولیس کے مطابق ڈیرہ مراد جمالی کے قریب ربی گوٹھ (بقیہ 55 صفحہ 3 پر)

امیر عبدالقدیر اعوان شیخ سلسلہ نقشبندیہ اویسیہ (سربراہ تنظیم الاخوان پاکستان) ماہانہ روحانی اجتماع کے موقع پر خطاب کر رہے ہیں

مقامی ماہی گیروں و تمام متعلقہ اسٹیک ہولڈرز کی آراء کو خصوصی اہمیت دی جائیگی، مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ

مجوزہ قانون کو حتمی شکل دینے سے قبل مقامی ماہی گیروں اور تمام متعلقہ اسٹیک ہولڈرز کی آراء کو خصوصی اہمیت دی جائے گی

مشاورتی عمل مکمل ہونے کے بعد موصولہ تجاویز کو مجوزہ بل میں شامل کیا جائے گا اور تمام قانونی و آئینی مراحل مکمل کرنے کے بعد مسودہ منظوری کیلئے پیش کیا جائے گا

کوئٹہ (این این آئی) بلوچستان صوبائی اسمبلی کی قائمہ کمیٹی برائے فشریز کے زیرِ اہتمام مجوزہ بلوچستان فشریز اینڈ ایکوا کلچر بل 2026 اور محکمہ فشریز میں اصلاحات سے متعلق اہم مشاورتی اجلاس گوادر میں منعقد ہوا۔ اجلاس کی صدارت قائمہ کمیٹی کے چیئرمین امیر جماعت اسلامی بلوچستان و رکن صوبائی اسمبلی مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ نے کی۔ اجلاس میں قائمہ کمیٹی کے اراکین، صوبائی وزیر منصوبہ (بقیہ 36 صفحہ 3 پر)

عالمی یوم اساتذہ پر ڈاکٹر ذوالفقار احمد گاذر کا اساتذہ کو خراجِ تحسین

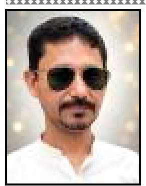

میلسی (جنرل رپورٹر) عالمی یوم اساتذہ کے موقع پر معروف شخصیت ڈاکٹر ذوالفقار احمد گاذر نے اپنے بیان میں کہا ہے کہ اللہ پاک نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو معلم بنا کر بھیجا اور ہمارے پیارے رسول ﷺ ہم سب کیلئے سب سے بڑے معلم ہیں، جنہوں (بقیہ 77 صفحہ 3 پر)

تھانہ عبدالخالق شہید کے علاقے میں مثالی امن قابل تحسین ہے، ذیشان بلوچ

ایس ایچ او اعجاز محمود کی محنت، عوامی رابطوں اور اصول پسندی نے پولیس پر اعتماد بحال کیا، چنگیز بنگلزئی

کوئٹہ (پ ر) پیپلز پارٹی کے رہنماؤں ذیشان بلوچ، چنگیز بنگلزئی اور عدنان بلوچ نے تھانہ عبدالخالق شہید کے علاقے میں مثالی امن و امان کے قیام اور عوام کو بہتر پولیسنگ کی فراہمی پر ایس ایچ او عبدالخالق شہید اعجاز محمود، ایگل اسکواڈ کے جوانوں اور ہیڈ محرر جبار آغا کی کارکردگی کو سراہتے ہوئے کہا ہے (بقیہ 76 صفحہ 3 پر)

گنداخہ اریگیشن یونین کے صوبائی صدر میر بخش خان جمالی سے خانپور ریگولیٹر کے مقام پر ملازمین کی ملاقات اور مسائل سے آگاہ کر رہے ہیں

نئے کور کمانڈر کوئٹہ لیفٹیننٹ جنرل عنایت حسین کی تعیناتی پر شمشاد رائٹرز فورم پاکستان کی مبارکباد

کوئٹہ (پ ر) شمشاد رائٹرز فورم پاکستان کے مرکزی صدر اور یوتھ پارلیمنٹ آف پاکستان کے ممبر حافظ محمد صدیق مدنی نے 12 کور کوئٹہ کے نئے کور کمانڈر کے طور پر لیفٹیننٹ جنرل عنایت حسین کی تعیناتی پر انہیں دلی مبارکباد اور (بقیہ 63 صفحہ 3 پر)

گوٹھ میں عوام کی سہولت کیلئے ڈسپنسری کی عمارت عرصہ دراز سے مکمل اور تیار موجود ہے، عبدالکریم ببر

عوام کو دور دراز مراکز صحت کے چکر لگانے سے نجات مل سکے گی

جعفر آباد (نامہ نگار مقصود احمد مہر) گوٹھ عبدالکریم ببر جمالی کے رہائشی اور سماجی شخصیت رئیس عبدالکریم ببر نے میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے کہا ہے کہ گوٹھ عبدالکریم ببر جمالی محبت شاخ میں تقریباً 200 سے 250 گھرانے آباد ہیں، تاہم افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ علاقے کی بڑی آبادی آج بھی بنیادی صحت کی سہولت سے محروم ہے۔ انہوں نے کہا کہ گوٹھ میں عوام کی سہولت (بقیہ 64 صفحہ 3 پر)

جیکب آباد: ڈسٹرکٹ بار کا ہنگامی اجلاس، وکالت برادری کا ساتھی وکیل سے یکجہتی کا اظہار

عدالتی فیصلے کے باوجود وکیل کی پراپرٹی پر بااثر افراد کا قبضہ غیر قانونی؛ واگزار نہ کرانے پر عدالتوں کے مکمل بائیکاٹ کی دھمکی

جیکب آباد (رپورٹ انیس جلھرانی) جیکب آباد ڈسٹرکٹ بار ایسوسی ایشن کے انفارمیشن سیکریٹری وکیل اعجاز علی شاہ نے ایک اہم پریس بیان جاری کرتے ہوئے بتایا ہے کہ ڈسٹرکٹ بار روم میں ایک جنرل باڈی اجلاس منعقد ہوا، جس میں بار کے عہدیداروں اور وکلاء نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔ تفصیلات کے مطابق اجلاس کی صدارت ڈسٹرکٹ بار ایسوسی ایشن کے صدر وکیل احمد نواز پیچوہو نے کی، جبکہ نائب صدر وکیل عبدالرحمٰن مغل، جنرل سیکریٹری وکیل مظفر علی رند (بقیہ 65 صفحہ 3 پر)

لاڑکانہ میں بڑھتی ہوئی بدامنی اور خونریزی پر گہری تشویش، امن و امان کی فوری بحالی کا مطالبہ

شہریوں کو پرامن ماحول فراہم کرنا حکومت کی اولین ذمہ داری ہے، شعیب سلطان جونیجو

لاڑکانہ (بیورو رپورٹ) لاڑکانہ میں بڑھتی ہوئی بدامنی اور خونریزی پر گہری تشویش، امن و امان کی فوری بحالی کا مطالبہ، جمعیت علماء پاکستان ضلع لاڑکانہ کے صدر حافظ شعیب سلطان جونیجو نے لاڑکانہ میں حالیہ دنوں کے دوران امن و امان کی بگڑتی ہوئی صورتحال (بقیہ 71 صفحہ 3 پر)

گوٹھ عبدالکریم ببر جمالی محبت شاخ میں بنیادی صحت مرکز کا منظر

کنٹریکٹ اور SBK اساتذہ کے ساتھ ناانصافی ترک کی جائے، پشتونخوا ایس او

چمن (این این آئی) پشتونخوا اسٹوڈنٹس آرگنائزیشن ضلع چمن نے ایس بی کے اور کنٹریکٹ اساتذہ کی تنخواہوں سے بیسک پے کی کٹوتی اور ایڈہاک ریلیف (بقیہ 69 صفحہ 3 پر)

اساتذہ کو پہلے فرصت میں سروس سٹرکچر فراہم کر کے نوٹیفکیشن ظاہر کیا جائے، حاجی شفیع محمد سٹھیو

سندھ حکومت اساتذہ میں ذہنی بے چینی کے خاتمے کیلئے ہنگامی بنیادوں پر سروس سٹرکچر فراہم کرنے کا نوٹیفکیشن جاری کرے

لاڑکانہ (بیورو رپورٹ) آج 5 اکتوبر پیر کے دن اساتذہ کے عالمی دن کے موقع پر آل سندھ پرائمری ٹیچرز ایسوسی ایشن (PSTA) کے مرکزی صدر حاجی شفیع محمد سٹھیو اور دیگر معزز شخصیات، اساتذہ، سماجی رہنماؤں اور دیگر نے کہا ہے کہ سندھ حکومت اساتذہ میں ذہنی بے چینی کے خاتمے کے لیے ہنگامی بنیادوں پر سروس سٹرکچر فراہم کرنے کا نوٹیفکیشن جاری کرے۔ محکمہ (بقیہ 66 صفحہ 3 پر)

نوڈیرو، جشنِ عید میلاد النبی ﷺ کے سلسلے میں ایک پروقار اور روح پرور محفل

نبی کریم ﷺ نے دنیا کو محبت، رواداری، امن، بھائی چارے، صبر اور انسانیت کے ساتھ حسنِ سلوک کا درس دیا ہے

نوڈیرو (رپورٹ: عابد بھٹو) نوڈیرو کے صدر کلر چوک پر قائم غوثیہ پولٹری شاپ کے مالک اور غوثیہ جماعت کے فقیر سیٹھ عرفان علی جروار اور برادران کی میزبانی میں جشنِ عید میلاد النبی ﷺ کے سلسلے میں ایک پروقار اور روح پرور محفل کا انعقاد کیا گیا، جس میں غوثیہ جماعت کے فقیروں، خلیفہ مظہر الدین منگی، فقیر عبد الرسول ناریجو، فقیر قاسم جروار، فقیر ساجد علی حیدری سمیت (بقیہ 72 صفحہ 3 پر)

خان زمان کے بھانجے علاؤ الدین مینگل انتقال کر گئے

کوئٹہ (این این آئی) بلوچستان لیبر فیڈریشن کے صدر خان زمان کے بھانجے علاؤ الدین مینگل قضائے الٰہی سے انتقال کر گئے۔ مرحوم کی تدفین سیٹلائیٹ ٹاؤن اڈے والے قبرستان میں کر دی گئی۔ مرحوم کے ایصال ثواب کیلئے فاتحہ خوانی صدر خان زمان کی رہائش (بقیہ 68 صفحہ 3 پر)

وندر، مسافر کوچ اور مچھلیوں سے لدے مزدہ ٹرک میں تصادم ٹرک ڈرائیور جاں بحق ایک شخص زخمی

ریسکیو مرکز 1122 کی میڈیکل ایمرجنسی ٹیم فوری طور پر جائے حادثہ پر پہنچ گئی اور امدادی کارروائیاں شروع کر دیں

سونمیانی وندر (رپورٹ۔ زبیر بلوچ) وندر، کھرکھیڑہ کسٹم چیک پوسٹ کے قریب مسافر کوچ اور مچھلیوں سے لدے مزدہ ٹرک میں تصادم ٹرک ڈرائیور جاں بحق ایک شخص زخمی ریسکیو مرکز 1122 کی ٹیم موقع پر پہنچ گئی۔ تفصیلات کے مطابق اتوار کی صبح کھرکھیڑہ کسٹم چیک پوسٹ کے قریب کوئٹہ کراچی مین قومی شاہراہ N-25 پر مسافر کوچ اور مچھلیوں سے لدے مزدہ ٹرک کے مابین (بقیہ 67 صفحہ 3 پر)

قائد اساتذہ سجاد حسین رند کی بیٹی کی کامیاب کڈنی ٹرانسپلانٹ، صحت یابی کیلئے قرآن خوانی و خصوصی دعا

کڈنی ٹرانسپلانٹ کے اس مرحلے کو مکمل کامیابی سے ہمکنار فرمائے، مریضہ کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا کرے

گنداخہ (نامہ نگار فرید احمد) گورنمنٹ ٹیچرز ایسوسی ایشن بلوچستان کے مرکزی صدر و قائد اساتذہ سجاد حسین رند کی بیٹی کی کامیاب کڈنی ٹرانسپلانٹ اور جلد مکمل صحت یابی کے لیے گورنمنٹ ٹیچرز ایسوسی ایشن کے سینئر رہنما استاد غلام جان مینگل کی جانب سے نوشکی جدید کے (بقیہ 73 صفحہ 3 پر)

عظیم الشان محفل میلاد مصطفیٰ ﷺ و بڑی گیارہویں شریف کا اجتماع ایمپائر روڈ زنگیجہ مسجد کے قریب منعقد ہوگا

لاڑکانہ (بیورو رپورٹ) 8 اکتوبر کو عظیم الشان محفل میلاد مصطفیٰ ﷺ و بڑی گیارہویں شریف کا اجتماع ایمپائر روڈ زنگیجہ مسجد کے قریب منعقد ہوگا، جس کی صدارت مخدوم شفیق الرحمان کریں گے۔ جبکہ ملک کے مایہ ناز عالم دین جمعیت علمائے پاکستان کے صوبائی کے صدر مفتی (بقیہ 74 صفحہ 3 پر)

سندھ کو توڑنے کی پنجابیوں کی سازش کبھی بھی کامیاب نہیں ہوگی، ریاض چانڈیو

15 اکتوبر کو لاڑکانہ میں اور 8 نومبر کو کراچی میں سندھ میری ماں ریلیاں نکالی جائینگی

کندھ کوٹ (نامہ نگار/عبدالرزاق آزاد) کندھ کوٹ جئے سندھ محاذ کے چیئرمین ریاض چانڈیو نے پریس کلب میں پرہجوم پریس کانفرنس کرتے ہوئے کہا کہ سندھ ایک وطن ہے سندھ کو توڑنے کی پنجابیوں کی سازش کبھی بھی کامیاب نہیں ہوگی ہم سندھ کے کروڑوں (بقیہ 70 صفحہ 3 پر)

گورنمنٹ ٹیچرز ایسوسی ایشن کے سینئر رہنما استاد غلام جان مینگل سجاد حسین رند کی بیٹی کی کامیاب کڈنی ٹرانسپلانٹ کیلئے دعا کر رہے ہیں

سرکاری ملازمتوں کی بندر بانٹ قبول نہیں، پروفیسر حلیم صادق

وزراء، مشیر اور ایم پی ایز منظورِ نظر افراد میں ملازمتیں تقسیم کر کے میرٹ کا مذاق اڑا رہے ہیں

کوئٹہ (پ ر) عوام پاکستان پارٹی بلوچستان کے صوبائی جنرل سیکرٹری پروفیسر ڈاکٹر حلیم صادق نے بلوچستان میں سرکاری ملازمتوں کی مبینہ بندر بانٹ اور سیاسی بنیادوں پر تقرریوں کی شدید مذمت کرتے ہوئے کہا ہے کہ ایسے اقدامات سے صوبے کے پڑھے لکھے اور باصلاحیت نوجوانوں میں مایوسی اور بے چینی مزید بڑھ رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ بلوچستان (بقیہ 75 صفحہ 3 پر)

وندر ٹریفک حادثہ میں جاں بحق شخص کی لاش اور حادثے کی شکار گاڑیاں